ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

22

www.tanzeem.org

23 تا 29 شعبان المعظم 1437ھ/31 مئی تا 6 جون 2016ء

اس شمارے میں

اوراب بیت اللہ

قارونی ذہنیت اوراس کا علاج

یہ جدتیں یہ ترقی پسندیاں

ماہ رمضان اور ناجائز منافع خوری

روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار

مطیع الرحمان نظامی کی شہادت

نوازشریف اور عمران کا پارلیمنٹ سے خطاب
اور سرگودھا یونیورسٹی کے جاری کردہ نوٹس

فیس بک کے استعمال کے
بارے میں ہدایات

روزہ اور ضبط نفس

انسان کی حقیقی کامیابی اس میں پوشیدہ ہے کہ اس کی خواہش نفس اور ہوس عقل کے تابع ہو، اور نفس حیوانی روح انسانی کی اطاعت کرے۔ لیکن اگر خواہشات وشہوات نفسانی زیادہ قوی ہوں تو وہ روح کے تقاضوں کی تکمیل میں مانع ہوتے ہیں، اس لیے ان خواہشات کو مغلوب کرنا اور قابو میں رکھنا ناگزیر ہے۔ ان خواہشات نفس کو غالب کرنے والے اسباب میں سب سے زیادہ قوی اسباب کھانا پینا اور شہوانی لذتوں میں انہماک ہیں۔ اس لیے ان خواہشات نفس کو قابو میں رکھنے کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ان چیزوں کو کم کیا جائے۔ اسی لیے وہ تمام لوگ جو روحانی بلندیوں کا حصول چاہتے ہیں، وہ کسی بھی مذہب کے پیرو ہوں اور کسی بھی ملک کے رہنے والے ہوں، اس بات پر متفق ہیں کہ اس مقصد کے حصول کی بہترین تدبیر کھانے پینے اور لذت شہوانی میں انہماک کو کم کرنا ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ نفس کی خواہشات روحانی وجود کی تابع ہو جائیں، اور صبغۃ اللہ میں رنگ جائیں۔ روح، جسم کے تقاضوں اور خواہشات سے آزادی حاصل کر لے۔ اس کا راستہ اس کے سوا کوئی نہیں کہ روح ایک عمل کا مطالبہ نفس سے کرے، اور اس سے اطاعت کرائے، اسے سرکشی نہ کرنے دے۔ پھر بار بار یہی عمل دہرایا جائے، حتیٰ کہ روح کی اطاعت کرنا نفس کی عادت بن جائے۔ مثلاً اکل وشرب اور شہوت جیسی چیزوں کو ترک کرنے کا مطالبہ، جن کی خواہش نفس کرتا ہے اور جن سے اسے لذت حاصل ہوتی ہے۔ یہی روزہ ہے۔

شاہ ولی اللہؒ

الھدیٰ (708)

اصحابِ کہف کی بیداری

ڈاکٹر اسرار احمد

سُورۃُ الکَھف — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 18, 19

وَتَحۡسَبُہُمۡ اَیۡقَاظًا وَّہُمۡ رُقُوۡدٌ ٭ۖ وَّنُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ٭ۖ وَکَلۡبُہُمۡ بَاسِطٌ
ذِرَاعَیۡہِ بِالۡوَصِیۡدِ ؕ لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَیۡہِمۡ لَوَلَّیۡتَ مِنۡہُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡہُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾
وَکَذٰلِکَ بَعَثۡنٰہُمۡ لِیَتَسَآءَلُوۡا بَیۡنَہُمۡ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡہُمۡ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ
بَعۡضَ یَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَکُمۡ بِوَرِقِکُمۡ ہٰذِہٖۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ
فَلۡیَنۡظُرۡ اَیُّہَاۤ اَزۡکٰی طَعَامًا فَلۡیَاۡتِکُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡہُ وَلۡیَتَلَطَّفۡ وَلَا یُشۡعِرَنَّ بِکُمۡ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

آیت ۱۸ ﴿وَتَحۡسَبُہُمۡ اَیۡقَاظًا وَّہُمۡ رُقُوۡدٌ ٭ۖ وَّنُقَلِّبُہُمۡ ذَاتَ الۡیَمِیۡنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ٭ۖ﴾ ’’اور (اگر تم انہیں دیکھتے تو) تم سمجھتے کہ وہ جاگ رہے ہیں حالانکہ وہ سو رہے تھے‘ اور ہم ان کی کروٹیں بھی بدلتے رہے دائیں اور بائیں‘‘

گویا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ان کی دیکھ بھال کے لیے نرسنگ ڈیوٹی پر مامور کر رکھا تھا‘ جو وقفے وقفے سے ان کی کروٹیں بدلتے رہے۔

﴿وَکَلۡبُہُمۡ بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡہِ بِالۡوَصِیۡدِ ؕ﴾ ’’اور اُن کا کتا اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے (بیٹھا) تھا دہلیز پر‘‘

﴿لَوِ اطَّلَعۡتَ عَلَیۡہِمۡ لَوَلَّیۡتَ مِنۡہُمۡ فِرَارًا وَّلَمُلِئۡتَ مِنۡہُمۡ رُعۡبًا ﴿۱۸﴾﴾ ’’اگر تم ان پر جھانکتے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے اور تم پر ان کی طرف سے ہیبت طاری ہو جاتی۔‘‘

کتا اس انداز سے بیٹھا تھا کہ جو بھی دیکھتا ڈر کے مارے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھتا۔

آیت ۱۹ ﴿وَکَذٰلِکَ بَعَثۡنٰہُمۡ لِیَتَسَآءَلُوۡا بَیۡنَہُمۡ ؕ﴾ ’’اور اسی طرح ہم نے انہیں اٹھایا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں۔‘‘

﴿قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡہُمۡ کَمۡ لَبِثۡتُمۡ ؕ﴾ ’’ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ تم کتنا عرصہ یہاں رہے ہو گے؟‘‘

﴿قَالُوۡا لَبِثۡنَا یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ ؕ قَالُوۡا رَبُّکُمۡ اَعۡلَمُ بِمَا لَبِثۡتُمۡ ؕ﴾ ’’کچھ بولے کہ ہم رہے ہیں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ کچھ (دوسرے) بولے کہ تمہارا رب خوب جانتا ہے تم کتنا عرصہ رہے ہو!‘‘

جب کچھ ساتھیوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ انہوں نے ایک دن یا اس سے کچھ کم وقت نیند میں گزارا ہے تو ان کے جواب پر کچھ دوسرے ساتھی بول پڑے کہ اس بحث کو چھوڑ دو‘ اللہ کو سب پتا ہے کہ تم لوگ یہاں کتنا عرصہ تک سوئے رہے ہو۔

﴿فَابۡعَثُوۡۤا اَحَدَکُمۡ بِوَرِقِکُمۡ ہٰذِہٖۤ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ﴾ ’’اب تم بھیجو اپنے میں سے ایک (ساتھی) کو اپنے اس چاندی کے سکے کے ساتھ شہر کی طرف‘‘

﴿فَلۡیَنۡظُرۡ اَیُّہَاۤ اَزۡکٰی طَعَامًا فَلۡیَاۡتِکُمۡ بِرِزۡقٍ مِّنۡہُ﴾ ’’تو وہ دیکھے کہ شہر کے کس حصے سے زیادہ پاکیزہ کھانا ملتا ہے اور وہ وہاں سے تمہارے لیے کچھ کھانا لے آئے۔‘‘

﴿وَلۡیَتَلَطَّفۡ﴾ ’’اور وہ نرمی کا معاملہ کرے‘‘

یعنی جو ساتھی کھانا لینے کے لیے جائے وہ لوگوں سے اپنا رویہ نرم رکھے۔

قرآن کے حروف کی گنتی کے اعتبار سے لفظ وَلۡیَتَلَطَّفۡ کی ’’ت‘‘ پر قرآن کا نصف اوّل پورا ہو گیا ہے اور اس کے بعد لفظ ’’ل‘‘ سے نصف ثانی شروع ہو رہا ہے۔

﴿وَلَا یُشۡعِرَنَّ بِکُمۡ اَحَدًا ﴿۱۹﴾﴾ ’’اور وہ آگاہ نہ کر دے تمہارے بارے میں کسی کو۔‘‘

فرمان نبویؐ

ایمان کامل کی علامت

عَنۡ اَبِی اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : ((مَنۡ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَ اَبۡغَضَ لِلّٰہِ وَ اَعۡطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسۡتَکۡمَلَ الۡاِیۡمَانَ))

(مسند احمد)

حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اس شخص کے ’کامل ایمان‘ ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے جس کی دوستی اور دشمنی اللہ کے لیے ہو اور جو مال خرچ کرنے اور نہ کرنے میں اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھتا ہو۔‘‘

تشریح: مؤمن کی زندگی کا نصب العین ’’اللہ کی رضا کا حصول ہے۔‘‘ اسے نہ تو ستائش کی تمنا ہوتی ہے نہ صلہ کی پروا، وہ کسی سے جڑتا ہے تو ذاتی اغراض سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ اس لیے کہ اللہ کے دین کا مفاد اسی سے وابستہ ہے۔ وہ کسی سے کٹتا ہے تو اپنے وقار اور ذوق کی بنا پر نہیں بلکہ محض اللہ کی رضا کے لیے۔ وہ اپنی کمائی ہوئی دولت کو خرچ کرنے میں اللہ کی رضا کو مقدم سمجھتا ہے۔ کتنا، کہاں اور کب خرچ کرنا ہے؟ اس معاملہ میں وہ اللہ کے قانون کا پابند ہوتا ہے اور اس پابندیٔ قانون میں (نمود و نمائش کے جذبے سے بے نیاز) محض اللہ کی رضا اس کا مطمحِ نظر ہوتی ہے وہ اس کام پر اپنی جیب سے ایک پیسہ بھی صرف نہیں کرتا جس پر خرچ کرنے سے اللہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہو۔

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
23 تا 29 شعبان المعظم 1437ھ جلد 25
31 مئی تا 6 جون 2016ء شمارہ 22
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فریداللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
67۔اے علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور۔54000
فون: 36316638-36366638
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36۔کے ماڈل ٹاؤن لاہور۔54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور اب ہیبت اللہ

افغان طالبان کے امیر ملا اختر منصور کو امریکہ نے ایک ڈرون حملہ کر کے بلوچستان کے ضلع نوشکی میں شہید کر دیا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ یہ سانحہ اسلام آباد میں چار ملکی (پاکستان، افغانستان، چین اور امریکہ) امن کانفرنس کے انعقاد کے فوری بعد پیش آیا جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ افغان طالبان کو جلد از جلد اور جس طرح بھی ممکن ہو، قیامِ امن کی خاطر مذاکرات کے لیے آمادہ کیا جائے۔ ملا اختر منصور جب امیر منتخب ہوئے تھے تو طالبان کے جن گروپس نے اُن کی مخالفت بلکہ مزاحمت کی تھی، اُن کا اصل اعتراض یہ تھا کہ ملا اختر منصور پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ کے بہت قریب ہیں اور امن مذاکرات کے شدت سے قائل ہیں۔ ملا اختر منصور نے بڑی مشکل سے اپنے اِن ساتھیوں کو قائل کیا اور کہا جا سکتا ہے کہ اُن کی امارت پر قریباً مکمل اتفاق ہو گیا تھا۔ اس اتفاق رائے کے لیے سراج الدین حقانی نے شاندار رول ادا کیا۔ ملا عمر کے بیٹے ملا یعقوب اور بھائی ملا عبدالمنان کا رول بھی قابل تحسین تھا۔ ملا اختر منصور نے بھی ساتھیوں سے مشاورت کو اہمیت اور ترجیح دی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کے دورِ امارت میں افغان فوجیوں اور امریکی مفادات کو زوردار انداز میں نشانہ بنایا گیا۔ جنگی محاذ پر کامیابیوں نے اُن کی حیثیت کو مستحکم کر دیا اور اب ایک بار پھر وہ مذاکرات کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عین ممکن ہے کہ اُن کی پاکستان آمد کا مقصد یہ ہو کہ وہ ذاتی طور پر چار ملکی امن کانفرنس میں ہونی والی بات چیت کے حوالہ سے براہِ راست معلومات حاصل کریں اور وہ امن کے حوالہ سے امریکہ کی سنجیدگی کا اندازہ کرنا چاہتے ہوں۔ لیکن امن کے زبانی پر چارک اور عملی طور پر درندہ صفت عالمی کھلاڑی، جو ڈپلومیسی کے نام پر دھوکہ، فراڈ اور جعلسازی کا جال بچھائے ہوئے ہیں، اُنہوں نے یہ قتل ناحق اس لیے کیا کہ وہ امن کا ڈھول پیٹتے ہیں اور خون کی ہولی کھیلنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ یعنی بغل میں چھری منہ میں رام رام۔ امن کانفرنسوں کا ڈھونگ رچانے والے امریکہ نے پہلی بار مذاکرات کو سبوتاژ نہیں کیا۔ اس سے پہلے بھی وہ عین مذاکرات کے موقع پر امیر المومنین ملا عمرؒ کی رحلت کا راز فاش کر کے مذاکرات کو تہس نہس کر چکے ہیں۔ ایک وقت جب پاکستان ٹی ٹی پی سے مذاکرات کرنے کو تھا تو تحریک طالبان پاکستان کے لیڈر حکیم اللہ محسود کو ہلاک کر دیا گیا تھا، جس کے نتیجہ میں ٹی ٹی پی پاکستان سے مذاکرات سے انکاری ہو گئی تھی۔

امریکہ اگر آج یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ سپریم پاور آف دی ورلڈ ہے، بلکہ آج تک انسانی تاریخ میں اتنی زبردست اور تباہ کن قوت کی حامل کوئی اور قوم یا ریاست نہیں ہوئی جو قوت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو حاصل ہے تو ہم اُس کے اِس دعویٰ کو تو چیلنج نہیں کرتے لیکن اُس سے کہیں زیادہ تیقن اور زوردار انداز میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انسانی تاریخ میں کسی قوم کے منہ کو انسانوں کا اتنا خون نہیں لگا تھا جتنا امریکی قوم کے منہ کو لگا ہے۔ آگ اور خون کا جتنا کھیل یہ قوم کھیلتی ہے، کوئی دوسری قوم اس کے آس

پاس نہیں پھٹک سکتی۔ بیسویں صدی کے وسط میں امریکہ سپر پاور بنا۔ آج تک کوئی ایک دن ایسا نہیں گزرا کہ امریکیوں نے تباہی و بربادی کا کھیل نہ کھیلا ہو۔ بھیڑیے کے جسم پر انسانی چہرہ لگائے ہوئے اس قوم نے اپنی سپر میسی کا آغاز جاپان کے دوشہروں ہیروشیما اور ناگاساکی کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر کیا۔ گزشتہ پون صدی میں ظلم و ستم اور قتل و غارت کے حوالہ سے فرعونیت، قارونیت، چنگیزیت، یزیدیت اور ہلاکو و ہٹلر کی بربریت کو بری طرح مات اِسی قوم نے دی۔ گوانتاناموبے اور افغانستان کی جیلوں میں جنگی قیدیوں سے جو شرمناک اور انسانیت سوز سلوک کیا گیا، آنے والے وقت میں مؤرخ اُس کی تفصیل بتائے گا تو انسانیت شرمندہ ہوگی اور شیطان فخر کرے گا کہ اس کی خواہش اور توقع سے بھی بڑھ کر کیا کچھ ہوا۔

بہرحال امریکہ تو کئی بار ثابت کر چکا ہے کہ وہ انسانیت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ ہم امریکہ کے غلام پاکستانی بھی اسفل سافلین کا مقام پا چکے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کی حالت یہ ہے کہ امریکہ نے اُنہیں بتا دیا کہ تمہارے خودمختاری، تمہارا اقتدار، تمہاری سلامتی کو فلاں فلاں وقت پاؤں تلے روندتے ہوئے اُس نے بلوچستان میں افغان طالبان کے لیڈر کو ہلاک کر دیا ہے۔

افغان طالبان اپنا نیا لیڈر چن چکے اور ہمارے وزیرداخلہ پانچ دن سے DNA کے چکر میں ہیں۔ انسانی جسموں اور گاڑی کے لوہے کو راکھ بنا دینے والے ڈرون نے قلعہ عبداللہ کے ولی محمد کے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کو عزت و احترام سے ایک طرف رکھ دیا تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔ ہمارے وزیرداخلہ کو یہ سمجھ بھی نہیں آ رہی کہ نگری نگری چکر لگانے والے ملا اختر منصور کو آخر پاکستان ہی میں کیوں ہلاک کیا گیا ہے؟ اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا! محترم قابل صد احترام وزیر داخلہ صاحب، امریکہ نہیں جانے گا تو اور کون جانے گا کہ دنیا میں پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے اور دنیا میں صرف پاکستان کے حکمران ہی ایسی مخلوق ہیں جو نااہلی، بےفکری، بےپرواہی، بےحسی، بےحمیتی اور بزدلی (اس کے آگے قلم شائستگی کی حدود کراس کرنے سے انکاری ہے، وگرنہ ان کی مزید صفات بیان کی جاسکتی تھیں۔) میں دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ دنیا کا کوئی اور ملک اس توہین کو برداشت نہیں کرے گا۔ بقول سابق وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے ''امریکہ والو تم اپنا کام کرتے جاؤ، ہم اس پر پارلیمنٹ میں دکھاوے کا شور وغوغا کرتے رہیں گے''۔ یاد رہے کہ صدر زرداری نے ایبٹ آباد آپریشن پر امریکہ کو مبارکباد دی تھی۔ ہماری سیاسی اور عسکری قیادتیں مشترکہ طور پر اس ذلت اور رسوائی کی ذمہ دار ہیں۔

قارئین کرام! کیا حکمرانوں کے اِن فرمودات کے بعد بھی قلم اور زبان کو شائستگی برقرار رکھنی چاہیے؟ اگرچہ سینے سے ایسی آہ اٹھتی ہے کہ فضا مسموم ہو جائے، قلم باغی ہوا چاہتا ہے اور بزدلی کا طعنہ دیتا ہے، لیکن ہم رحم وکرم کی اپیل کرتے ہوئے صرف آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائیں گے اور شائستگی کا دامن کسی صورت چھوٹنے نہ پائے گا۔ اس لیے کہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ فخر انسانیت رحمت للعالمین ﷺ کا یہی حکم ہے۔ اللہ ہمیں اور ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے، اُنہیں صراطِ مستقیم پر قائم کرے۔ اُن کی آنکھیں ہمیشہ کے لیے بند ہونے سے پہلے کھول دے تاکہ اُنہیں دوست اور دشمن کی پہچان ہو جائے۔ سب سے اہم بات یہ کہ خود کو پہچانیں اور اپنی خودی کو دشمنانِ اسلام کے چرنوں پر نچھاور نہ کریں۔ ہم میں طاقت نہیں ہے، لیکن اسلام میں بےپناہ طاقت ہے۔ اسلام کی پناہ میں آئیں، اللہ کی پناہ میں آئیں، اور اپنے اس دشمن کے خلاف ڈٹ جائیں جو ہر دوسرے روز دنیا میں ہمیں رسوا کرتا ہے، جو درحقیقت ہمارے دین کا دشمن ہے اللہ اور رسول کا دشمن ہے، کیا ہم جان کر بھی نہیں جانتے اور نہیں مانتے کہ اقتدار ہی نہیں یہ زندگی بھی عارضی ہے۔ نہ ہمارے آباء واجداد رہے، نہ ہم رہیں گے۔ جب موت حتمی ہے اور ہمارا مقدر ہے تو عزت سے کیوں نہ آئے۔

ہماری وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف سے یہ گزارش ہے کہ وہ فیملی سمیت لندن کے اعلیٰ ریستوران میں لذیذ کھانوں سے لطف اندوز ضرور ہوں، وہاں کے مہنگے ترین سٹورز سے شاپنگ بھی ضرور کریں، لیکن یہ نہ بھولیں کہ کفن کی جیب نہیں ہوتی اور بدبخت قارون کو تو کفن بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔ حالانکہ وہ بھی وقت کی امت مسلمہ کا بہرحال ایک فرد تھا۔

آخر میں امریکہ کو بتا دینا ضروری ہے کہ اُس نے طالبانِ افغانستان کے خلاف طاقت کے ساتھ ساتھ اس نے عیاری اور مکاری سے کام لیتے ہوئے کون سا حربہ اختیار نہیں کیا۔ کیسی کیسی سازشوں کے جال بجھائے، طالبان کے نام کو بدنام کرنے کے لیے پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان بنوائی اور اُس سے اسلام دشمن ہی نہیں، انسانیت دشمن کارروائیاں کروائیں، لیکن طالبان افغانستان کا اپنے نیک مقصد اور اعلیٰ کردار کی وجہ سے چہرہ اسی طرح چمکتا دمکتا رہا اور ان کا دامن بھی اجلا رہا اور نہ ہی اُن کے پائے استقلال میں لغزش آئی۔ وہ اپنی آزادی اور اللہ کے دین کے قیام کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ مسلسل پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ امریکی فوجی جان بچا کر خوش ہوتے ہیں جبکہ افغان طالبان جان نثار کر کے شادمان ہوتے ہیں۔ کسی نے امریکی جنرل سے افغانستان میں اپنی ناکامی کی وجہ پوچھی تو اُس نے کہا: They want to die and we want to live۔ بہرحال امریکہ کو ذلت آمیز اور عبرت ناک شکست کا سامنا ہے۔ امریکہ ملا اختر منصور کو جاں بحق کر کے خوشی کے شادیانے بجا رہا ہے! نادان نہیں جانتا کہ اب وہاں ہیبت اللہ ہے ہیبت اللہ! خبردار امریکہ خبردار! ❁❁

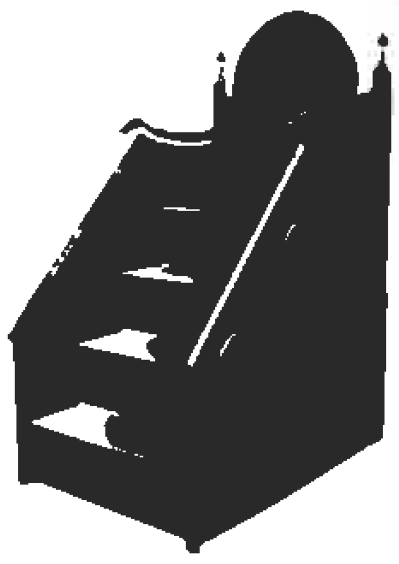

قارونی ذہنیت اور اس کا علاج

سورۃ القصص کے آخری رکوع کی روشنی میں

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں مومن محمود (ریسرچ اسکالر تنظیم اسلامی) کے 13 مئی 2016ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

آج ہم سورۃ القصص کے آخری رکوع کی روشنی میں قارونی ذہنیت کا جائزہ لیں گے کہ وہ کیا ہے؟ جب انسان کے پاس بہت سا مال آ جائے تو اس کے ذہن میں کیا کیا خناس پیدا ہو سکتے ہیں؟ کیا کیا وسوسے آ سکتے ہیں؟ کیا کیا افکار و نظریات پیدا ہو سکتے ہیں؟ عجب مسئلہ یہ ہے کہ آج کی سرمایہ دارانہ ذہنیت تقریباً وہی ہے جو قارون کی تھی۔ اسی رکوع میں یہ حقیقت بھی سامنے آئی کہ ہر انسان کے اندر بھی ایک قارون موجود ہے۔ اگرچہ انسان کہتا یہی ہے کہ اپنی دولت کی نمود و نمائش کے ذریعے معاشرے میں فساد مچانا بہت بری چیز ہے لیکن جب انسان قارونوں کی شان و شوکت دیکھتا ہے تو اس کے اندر بھی یہ خواہش انگڑائی لینا شروع کر دیتی ہے کہ کاش وہ بھی ان جیسا ہوتا۔ ہر دور کے انسان کی اس خواہش اور قارونیت کی حقیقت آج ان شاء اللہ ہمارے سامنے واضح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص کی آیت:76 میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى﴾ ”یقیناً قارون موسیٰؑ کی قوم ہی سے تھا“۔ یعنی قارون فرعون یا آلِ فرعون میں سے نہیں تھا بلکہ بنی اسرائیل میں سے تھا۔

﴿فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۠﴾ ”لیکن اُس نے ان کے خلاف سرکشی کی“۔ یہ سرکشی کس اعتبار سے تھی اس کی وضاحت آگے آئے گی۔

﴿وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ ۤ﴾ ”اور اُس کو ہم نے اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ ان کی چابیاں ایک طاقتور جماعت مشکل سے اٹھا سکتی تھی۔“

صرف چابیوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی تو خزانہ کتنا ہوگا۔

﴿اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ﴾ ”جب اس سے کہا اس کی قوم کے لوگوں نے کہ اِترا ؤ مت“

بنی اسرائیل کے اہل علم نے قارون کو پانچ نصیحتیں کی تھیں۔ پہلی نصیحت یہ تھی کہ اللہ نے تمہیں جو مال و دولت دیا ہے اس پر زیادہ اترانے اور غرور کرنے کی ضرورت نہیں۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ۝76﴾ ”یقیناً اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

انسان اللہ کا احسان مند ہونے کی بجائے جب یہ سوچنے لگتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ میری اپنی صلاحیت، ذہانت، فطانت اور چالاکی کا نتیجہ ہے تو گویا وہ کئی لحاظ سے اللہ کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

مرتب: ابو ابراھیم

﴿وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ﴾ ”اور جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے اس سے دارِ آخرت حاصل کرنے کی کوشش کرو“۔ جس کو اللہ نے مال دے رکھا ہو اس کے پاس آخرت کمانے کا بہت بڑا امکان ہوتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوم کی زبانی قارون کو دوسری نصیحت یہ کی جا رہی ہے کہ دیکھو تمہارے پاس سنہری موقع ہے کہ اس مال کے ذریعے آخرت کا گھر خرید لو۔ اس مال کو اللہ کی نعمت سمجھ کر اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کرو۔ فقراء اور مساکین پر انفاق کرو۔

﴿وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ ”اور مت بھولو تم دنیا سے اپنا حصہ“۔ اللہ تعالیٰ نے جائز اور حلال طریقے سے دنیاوی مال و اسباب سے فائدہ اُٹھانے سے منع نہیں کیا۔

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ﴾ (الاعراف:32) ”(اے نبی ﷺ! ان سے) کہیں کہ کس نے حرام کی ہے وہ زینت جو اللہ نے نکالی ہے اپنے بندوں کے لیے؟ اور (کس نے حرام کی ہیں) پاکیزہ چیزیں کھانے کی؟“

قارون کو بھی تیسری نصیحت یہ کی گئی کہ جائز طریقے سے اللہ کے دیے ہوئے مال سے استفادہ کرو۔ یہ نہ سمجھو کہ یہ مال صرف دنیا کمانے کے لیے ہے بلکہ اس کا اصل مقصد آخرت کمانا ہے۔

﴿وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ﴾ ”اور لوگوں کے ساتھ احسان کرو جیسے اللہ نے تمہارے ساتھ احسان کیا ہے“

انسان یہ سمجھتا ہے کہ میرا مال میری محنت کا نتیجہ ہے لیکن اسے معاشرے میں ایسے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ نظر آ جائیں گے کہ جو اس سے زیادہ محنت کر رہے ہیں اور ان کے پاس عقل اور ذہانت بھی زیادہ ہے لیکن ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ تو گویا یہ تقسیم اس بنا پر نہیں ہے کہ جس کی جتنی زیادہ محنت تھی یا جتنی زیادہ عقل تھی اسے اتنا ہی زیادہ ملا بلکہ یہ اللہ کا خاص فضل اور احسان ہوتا ہے اور اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ لے تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے ہرگز تکلیف نہیں ہوگی۔ تکلیف اس وقت ہی ہوتی ہے جب انسان یہ سوچتا ہے کہ میں اپنی محنت کی کمائی کسی ایسے کو کیوں دوں جس نے کچھ نہیں کیا۔ لہٰذا یہی وجہ ہے کہ انسان کی اس سوچ کی نفی قرآن نے یوں کی ہے:

”تو اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق دیتے رہو۔“ (الروم:38)

گویا یہ تمہارا حق تھا ہی نہیں یہ تو ان کا حق تھا جو اللہ نے تمہیں دے دیا اور اللہ نے تمہاری عزت کی کہ تمہارے ذریعے سے ان تک پہنچایا۔ چنانچہ قارون کو چوتھی نصیحت یہی کی گئی کہ اپنے مال کو اللہ کا احسان سمجھتے ہوئے حقداروں پر خرچ کرو۔

﴿وَلَا تَبۡغِ الۡفَسَادَ فِی الۡاَرۡضِ ؕ﴾ ’’اور زمین میں فساد مت مچاؤ‘‘

پانچویں اور آخری نصیحت قارون کے لیے یہی تھی کہ اس مال و دولت کی نمائش کے ذریعے اور فقراء اور مساکین پر خرچ نہ کر کے زمین میں فساد مت پھیلاؤ۔

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۷۷﴾﴾ ’’یقیناً اللہ فساد مچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

قارونی ذہنیت کی اصلاح کے لیے درج بالا نصائح میں کسی شے کی کمی نہیں چھوڑی گئی لیکن بجائے اصلاح کے قارون نے جواب میں جو کہا اس میں پوری قارونی ذہنیت سامنے آ گئی۔

﴿قَالَ اِنَّمَاۤ اُوۡتِیۡتُہٗ عَلٰی عِلۡمٍ عِنۡدِیۡ ؕ﴾ ’’اُس نے کہا کہ مجھے تو یہ سب کچھ ملا ہے اُس علم کی بنیاد پر جو میرے پاس ہے۔‘‘ یعنی اس نے اللہ کا احسان ماننے کی بجائے گویا اعلان کیا کہ یہ مال میں نے اپنے علم کی بنیاد پر کمایا ہے تم کون ہوتے ہو مجھے نصیحت کرنے والے۔ میں جس طرح چاہوں اس کو خرچ کروں۔ یہی درحقیقت قارونی ذہنیت ہے اور ہمیں اپنے ذہنوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ ہمارے اندر بھی یہ قارونی ذہنیت تو نہیں ہے جیسا کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورۂ یٰسٓ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ یَشَآءُ اللّٰہُ اَطۡعَمَہٗۤ ٭﴾ (آیت:47) ’’اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو اس میں سے جو اللہ نے تمہیں دیا ہے تو یہ کافر کہتے ہیں اہل ایمان سے کہ کیا ہم انہیں کھلائیں جنہیں اللہ چاہتا تو خود کھلا دیتا!‘‘

یہی قارونی ذہنیت انسان کو بڑے بڑے حقائق سے غافل کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ الھمزہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَیۡلٌ لِّکُلِّ ہُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِۣ ۙ﴿۱﴾﴾ ’’بڑی خرابی ہے ہر اُس شخص کے لیے جو لوگوں کے عیب چنتا رہتا ہے اور طعنے دیتا رہتا ہے۔‘‘ غیبت پیٹھ پیچھے ہوتی ہے جبکہ طعنہ کے معنی ہیں سامنے آ کر طنز کرنا اور ایسا کون کرتا ہے۔

﴿ۣالَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّ عَدَّدَہٗ ۙ﴿۲﴾﴾ ’’جو مال جمع کرتا رہا اور اس کو گنتا رہا‘‘ مال جمع کرنے کے نتیجے میں انسان کی ایسی ذہنیت بنتی ہے کہ وہ موت سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر موت نہیں آئے گی۔

﴿یَحۡسَبُ اَنَّ مَالَہٗۤ اَخۡلَدَہٗ ۚ﴿۳﴾﴾ ’’وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ باقی رکھے گا۔‘‘

اس کے دو ترجمے ہیں اور دونوں ہی عربی لغت کے اعتبار سے درست ہیں۔ ایک یہ ہے کہ اس کا خیال یہ بنتا ہے کہ میرا مال ہمیشہ رہے گا۔ دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ اس کا خیال یہ بن جاتا ہے کہ میرا مال مجھے ہمیشہ باقی رکھے گا۔ تو یہ عجیب بات ہے کہ یہ واضح حقیقت اس کے ذہن سے اوجھل ہو گئی کہ اس نے مرنا ہے۔ اسی طرح سورۃ الکہف میں باغ والوں کا ذکر ہے کہ ان میں سے باغ والا گھمنڈ میں کہنے لگا کہ میرا نہیں خیال کہ میرا باغ کبھی فنا ہو سکتا ہے اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت بھی کبھی آئے گی اور بفرض محال اگر آ گئی تو جس نے مجھے دنیا میں نوازا ہے وہ آخرت میں بھی نواز دے گا۔

قارونی ذہنیت کے اس خناس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقت ارشاد فرمائی جو کہ قارون کے ذہن سے بھی اوجھل تھی:

﴿اَوَلَمۡ یَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰہَ قَدۡ اَہۡلَکَ مِنۡ قَبۡلِہٖ مِنَ الۡقُرُوۡنِ مَنۡ ہُوَ اَشَدُّ مِنۡہُ قُوَّۃً وَّ اَکۡثَرُ جَمۡعًا ؕ﴾ ’’کیا اُسے معلوم نہیں کہ اللہ اس سے پہلے کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکا ہے جو طاقت اور مال و اسباب کی فراوانی میں اس سے کہیں بڑھ کر تھیں!‘‘

یہاں اللہ تعالیٰ نے قرون کا لفظ استعمال کیا ہے۔ قرون قرن کی جمع ہے، اور قرن بنیادی طور پر ایک قوم کو بھی کہتے ہیں۔ لیکن گویا یہاں محسوس یہ ہو رہا ہے کہ قارون کی جمع بھی قرون ہی ہونی چاہیے۔ کتنے ہی قارون دنیا میں گزرے ہیں جن کا نام اب نہیں ہے۔ غور طلب بات ہے کہ زیادہ مال آ جانے سے اکثر لوگوں میں یہ صفت کیسے پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بڑے بڑے حقائق یہاں تک کہ

پریس ریلیز 27 مئی 2016ء

امن کا واویلا مچانے والا امریکہ ہر مرتبہ امن مذاکرات کو سبوتاژ کر دیتا ہے۔ طالبان امیر کو یہاں پر نشانہ بنا کر پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے

اسلامی نظریاتی کونسل نے شریعت محمدیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تحفظ خواتین قانون پر درست تنقید کی ہے

حافظ عاکف سعید

امن کا واویلا مچانے والا امریکہ ہر مرتبہ امن مذاکرات کو سبوتاژ کر دیتا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ انہوں نے کہا کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ امریکہ بھرپور قوت کے استعمال کے باوجود طالبان کی قوت ختم نہیں کر سکا، لہٰذا غصہ پاکستان پر نکالتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طالبان افغانستان کے امیر نے ایران، دبئی اور قطر کا دورہ کیا لیکن امریکہ نے جان بوجھ کر انہیں پاکستان میں نشانہ بنایا تاکہ اس حوالے سے پاکستان کو بدنام کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ اب امریکہ افغان طالبان اور پاکستان پر مذاکرات کے لیے دباؤ نہیں ڈال سکے گا۔ اب افغان طالبان کے پاس مذاکرات نہ کرنے کا قوی جواز موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے چونکہ ہم امریکہ کے ڈرون حملوں پر مناسب جوابی کارروائی نہیں کرتے اور اس ذلت و رسوائی کو برداشت کر لیتے ہیں لہٰذا امریکہ بے جھجک ہمارے علاقوں میں ڈرون حملے کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اس حوالے سے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے اور بلوچستان پر پہلی مرتبہ ڈرون حملہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ماضی میں قوانین کو اسلامی بنانے کے حوالے سے قابل قدر کام کیا ہے لیکن ہماری تمام سابقہ حکومتیں آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نہ تو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر پارلیمنٹ میں بحث کرتی ہیں اور نہ ہی ان کی سفارشات کو قانون کی شکل دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں تحفظ خواتین قانون کا جو نفاذ کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل نے شریعت محمدیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر درست تنقید کی ہے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

موت سے بھی غافل ہو جاتے ہیں۔

﴿ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴾ ’’اور (اللہ کے ہاں) مجرم لوگوں سے ان کی خطاؤں کے بارے میں پوچھا بھی نہیں جاتا۔‘‘ کیوں نہیں پوچھا جائے گا؟

﴿ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ ﴾ (الرحمٰن:41)

’’مجرم اپنے چہروں سے ہی پہچان لیے جائیں گے۔‘‘

مال اپنی نمود و نمائش چاہتا ہے اور لوگوں کو دکھانا اور اپنی برتری ظاہر کرنا قارونی ذہنیت کی خاصیت ہے۔

﴿ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ﴾ ’’پھر (ایک دن) وہ نکلا اپنی قوم کے سامنے اپنے پورے ٹھاٹھ باٹھ میں۔‘‘

جیسا کہ ہر انسان کے اندر ایک قارون موجود ہوتا ہے تو قارون کی شان و شوکت دیکھ کر اس کے قوم کے ایک بڑے حصے کے لوگوں میں چھپا ہوا قارون بھی ظاہر ہو گیا اور انہوں نے کہا:

﴿ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ﴾ ’’کہا ان لوگوں نے جو خواہش مند تھے دنیا ہی کی زندگی کے‘ کہ کاش یہ سب کچھ ہمارے لیے بھی ہوتا جو قارون کو ملا ہے۔‘‘

یعنی دوسرے الفاظ میں کاش کہ ہم بھی قارون ہوتے اور پھر اس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کہتے ہیں:

﴿ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴾ ’’یقیناً وہ بہت بڑے نصیب والا ہے۔‘‘

عجیب بات ہے کہ آج مسلمانوں کی بہت بڑی اکثریت اسی ذہنیت کی شکار ہے۔ حالانکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے اور دنیاوی مال و متاع کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ لیکن اپنے بچوں کے سامنے آج کے دور کے قارونوں کی ہی مثالیں پیش کرتے ہیں کہ فلاں کتنا اوپر چلا گیا، فلاں کتنی ترقی کر گیا؟ اور پھر اپنے بچوں کو بھی ان ہی جیسے قارون بننے کی ترغیب دیتے ہیں۔ دنیا کی چمک دمک سے پیدا ہونے والی اس قارونی ذہنیت میں ہی انسان علم و آگاہی سے دور ہو جاتا ہے اور موت اور آخرت سمیت بڑے بڑے حقائق بھول جاتا ہے

﴿ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ﴾ ’’اور کہا ان لوگوں نے جنہیں علم عطا ہوا تھا‘‘۔ یعنی جو بھولے نہیں تھے۔ یہاں علم سے مراد وہ آگاہی ہے جو اشیاء کی حقیقت کو جان لے۔ یہ وہ نظر ہے جس کے لیے ایک دعا روایت میں ہے:

’’اے اللہ مجھے اشیاء کی حقیقت دکھا دے جیسی کہ وہ اصل میں ہے‘‘ (صید الخاطر)

تو جنہیں علم عطا ہوا تھا انہوں نے کہا:

﴿ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ﴾ ’’افسوس ہے تم پر! اللہ کا (عطا کردہ) ثواب (اس سے) کہیں بہتر ہے اُس شخص کے لیے جو ایمان لایا اور اُس نے نیک عمل کیے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے ہاں جو موجود ہے اس کے سامنے دنیوی زندگی ایک مرے ہوئے بکری کے بچے کہ جس کا کان بھی کٹا ہوا ہو سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

﴿ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴾ ’’اور وہ نہیں ملے گا مگر ان لوگوں کو جو صبر کرنے والے ہیں۔‘‘

قارونی ذہنیت اور دنیا کی چمک دمک نے جن لوگوں کی نظروں سے آخرت کو اوجھل نہیں کر دیا وہی صبر کرنے والے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے قارونی ذہنیت اور قارونوں کو دیکھ کر ان جیسا بننے کی انسانی خواہش کے علاج کے لیے بہترین نسخہ دیا ہے اور عجیب بات ہے کہ اس نسخے کی اپنی ایک تاثیر ہے۔ آج کے سرمایہ دارانہ نظام میں رہتے ہوئے ہماری خواہش ہے کہ ہم اس فرسودہ نظام کو ختم کریں۔ یقیناً یہ خواہش بہت عمدہ ہے اور اس پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ لیکن یہ ذہن میں رہے کہ اس خواہش پر عمل کرنے سے پہلے اپنے ذہنوں کو سرمایہ دارانہ تسلط سے نکالنا بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سرمایہ دارانہ ذہنیت رکھتے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام پر حملہ آور ہو رہے ہوں۔ تو یہ سرمایہ دارانہ ذہنیت رخصت ہو سکتی ہے اور پورا نظام ٹوٹ سکتا ہے اگر پاکستان کی اکثریت یہ طے کر لے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے اس نسخے پر عمل کرنا ہے۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر لوگوں کی طرف دیکھا کرو اور اپنے سے اوپر والوں کی طرف نہ دیکھو اس لیے کہ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو حقیر نہیں جانو گے جو تمہارے پاس ہیں۔‘‘ (جامع ترمذی)

سرمایہ دارانہ نظام کی کل بنیاد حرص و ہوس پر ہے۔ یہ نظام کبھی بھی نہیں چاہتا کہ انسان میں صفت قناعت پیدا ہو، اگر یہ پیدا ہو گئی تو پھر جو بڑے پیمانے پر consumerism ہے وہ کیسے برقرار رہے گا، انسان آگے سے آگے بڑھنے کی خواہش کیوں رکھے گا۔ قناعت اس نظام کے لیے گویا زہر کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ہماری نگاہ ہمیشہ اوپر والوں پر ہے۔ لہٰذا جب بھی میں اوپر والے کو دیکھوں گا تو نہ شکر پیدا ہو گا نہ قناعت پیدا ہو گی اور یہیں سے معاشرے میں نہ رکنے والا فساد شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ آج ہمارے معاشرے میں کرپشن، دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ اور اغواء برائے تاوان جیسے بیشتر مسائل سر اُٹھا چکے ہیں۔ اس کا بنیادی محرک یہی قارونی ذہنیت ہے جو سرمایہ دارانہ نظام کی جڑ ہے۔ قارون کا فساد بھی یہی تھا کہ اس کی قوم حسرت سے اُسے دیکھ رہی تھی جبکہ فقراء اور مساکین جن کو دو وقت کی روٹی میسر نہ تھی اُن کی طرف ان کی نظر نہ گئی۔ لہٰذا اللہ نے اس ذہنیت کا انجام لوگوں کو دکھا دیا:

﴿ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴾ ’’تو ہم نے اُسے اور اُس کے محل کو زمین میں دھنسا دیا۔ تو اُس کے لیے نہ تو کوئی ایسا لشکر تھا جو اُس کی مدد کرتا اللہ کے مقابلے میں اور نہ وہ خود اس قابل تھا کہ بدلہ لینے والوں میں ہوتا۔‘‘

﴿ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ﴾ ’’اور جن لوگوں نے کل اس کے مرتبے کی تمنا کی تھی اب وہ یوں کہہ رہے تھے ہائے افسوس! اللہ ہی کشادہ کرتا ہے رزق جس کا چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور وہی تنگ کرتا ہے۔‘‘

یعنی وہ لوگ اصل حقیقت تک پہنچ گئے۔ عجیب بات ہے ویکان کلمہ تعجب بھی ہے کلمہ زجر بھی ہے۔ یعنی ہماری بہت کم بختی تھی کہ ہم نے ایسی بات کہی۔

﴿ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴾ ’’اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہمیں بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ افسوس! کہ کافر بالکل فلاح نہیں پائیں گے۔‘‘

اگلی آیت وہ ہے کہ جو اس سورت کی مرکزی آیت ہے:

﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴾ ’’یہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کرتے ہیں جو نہ تو زمین میں اقتدار و اختیار کے خواہاں ہیں اور نہ ہی فساد مچانا چاہتے ہیں۔ اور آخرت کی زندگی تو ہے ہی اہل تقویٰ کے لیے۔‘‘

گویا آخرت کا گھر ان لوگوں کے لیے ہے جو دنیوی زیب و زینت، مال و دولت، سیادت و قیادت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا نہیں چاہتے بلکہ ان کی نظر قرآن کی اس آیت پر ہوتی ہے:

’’(بندو) لپکو اپنے پروردگار کی بخشش کی طرف اور جنت کی (طرف) جس کا عرض آسمان اور زمین کے عرض جیسا ہے۔‘‘ (الحدید:21)

☆☆☆

یہ جدتیں یہ ترقی پسندیاں

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان کو پرویز مشرف نے جو لبرل ازم سیکولرازم کا ٹیکہ لگایا تھا وہ اب ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ ڈیڑھ دہائی سے میڈیائی لہروں پر سوار لبرل ازم پاکستانی معاشرت کی بنیادی اقدار، اخلاقیات، تہذیب، نظریے کے لیے سمِ قاتل بنا حملہ آور ہے۔ یہ لبرل ازم نری آزاد خیالی نہیں ہے، یہ مذہب لامذہبیت ہے جو اس وقت گلوبل ویلیج کا دین ہے۔ اسلام وہ واحد سخت جان نظریۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر دائرے میں لبرل ازم کا حریف ہے، متخاصم و متصادم ہے۔ لبرل ازم ہر عقیدے، مذہب کا نجی/ریاستی سطح پر رد ہے۔ اس کے مطابق کسی مافوق الفطرت ہستی کا وجود نہیں۔ اللہ، رسول، جنت، دوزخ، فرشتے، شیطان آخرت کچھ بھی نہیں۔ انسانی عقل رہنما قانون ساز، شارع ہے۔ ڈیڑھ دہائی سے گلوبل ویلیج کے چودھری پانی کی طرح پیسہ بہا رہے ہیں پاکستان سے اسلام کی ہر رمق مٹا ڈالنے کو۔ یہ پیسہ ایک سطح پر دہشت گردی کے نام پر عقوبت خانوں، پولیس مقابلوں، پھانسیوں کے ذریعے شریعت کا مطالبہ یا دینی رجحانات رکھنے والوں کا صفایا کر رہا ہے۔ باقی قوم کے لیے تعلیمی نظام، میڈیا، سیمینارز، کنونشنز، ورکشاپس کے ذریعے فکری الحاد کا سامان کر رہا ہے۔ اسلام کے رنگ برنگے برانڈ نکال کر حقیقی اسلام کو ہر بُنِ مو سے نکال پھینکنے کے اسباب کی فراہمی ہے۔

دوسری جانب فنونِ لطیفہ، فیشن، ماڈلنگ کی دنیا چکا رکھی ہے۔ جوانیاں خرید خرید کر اس میں جھونکی جا رہی ہیں۔ پاکستان میں جوانوں کی بہت بڑی تعداد مغرب کا درد سر ہے، سو یہ سارے علاج اسی کے ہیں۔ خاموشی سے ایمان سلب کیے جانے کے اہتمام بے شمار ہیں۔ مدارس کے گرد گھیرا تنگ کرنے کو آئے دن چھاپے، نت نئے قوانین کا جال دینی تعلیم لپیٹ دینے کے درپے ہے۔ تاآنکہ اب کاؤنٹر ٹیرریزم کا سربراہ مدارس کو ریگولیٹ کرنے کا اہتمام کرے گا! اس ادارے کی طرف سے سندھ اسمبلی میں مدارس ایکٹ 2016ء پیش ہونے کو ہے۔ (دی نیوز۔ 15 مئی، تفصیلی رپورٹ)۔ ساری قدغنیں قرآن، حدیث، ایمان، اسلام کی تعلیم و تربیت پر ہیں۔ بیوٹی پارلرز کے جال پورے ملک میں گلی گلی دیہات دیہات پھیلا دیئے گئے۔ بعض جگہوں پر چڑیل میک اپ کر کے دہشت گردی کا ایک نرالا ساں پیش ہو رہا ہوتا ہے لیکن دیسی، پینڈو لبرل ازم اس کی اجازت دیتا ہے۔ تھیٹروں، آرٹس کونسلوں کے مجرے کسی ایکٹ کی زد میں نہیں آتے۔ اگرچہ اخلاقی جرائم ہولناک حد تک بڑھ پھیل رہے ہیں۔

تعلیمی اداروں کے نام پر نجی بزنس پھل پھول رہا ہے۔ گلوبل چودھری ہمہ نوع بے راہ روی پھیلانے کے اسباب فراواں کرنے کو پیسہ نچھاور کر رہے ہیں۔ ایسے میں تعلیمی ماحول، علمی وقار برقرار رکھنے کے لیے اگر اقدامات کیے جائیں تو لبرلز ہنگامہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم جس درجہ سنجیدگی اور یکسوئی کی متقاضی ہوتی ہے اس کے حصول کے لیے اگر کچھ حدود و قیود عائد کر دی جائیں تو اسے قابلِ اعتراض کیوں جانا جائے؟ پے در پے دو واقعات سرگودھا یونیورسٹی (لاہور کیمپس) اور سوات یونیورسٹی میں پیش آئے۔ سوات یونیورسٹی میں چیف پراکٹر حضرت بلال نے لڑکے لڑکیوں کے اختلاط پر پابندی عائد کرنے کا نوٹس لگایا تو پورا تعلیمی نظام لرزہ براندام ہو گیا۔ سوات کی تعلیمی ترقی یکا یک روبہ تنزل ہو گئی۔ نوجوانوں کا تعلیمی مستقبل شدید خطرے سے دوچار ہو گیا۔ انگریزی اخبارات، سوشل میڈیا پر توہین لبرل ازم کے اس خوفناک واقعے پر کہرام مچ گیا۔ خیریت گزری کہ فوری طور پر اس جرم کی پاداش میں گستاخ لبرل ازم حضرت بلال کو معطل کر دیا گیا تو لبرلوں کی سانسیں بحال ہوئیں۔ سوات ترقی کی جس شاہراہ پر طالبان کا صفایا کر کے گامزن ہوا تھا، دوبارہ رواں دواں ہو گیا۔ یہ ابھی اس سانحے سے سنبھلے نہ تھے کہ سرگودھا یونیورسٹی لاہور کیمپس میں والدین کی تشویش اور درخواست پر انتظامیہ نے طلباء طالبات کو یونیورسٹی حدود میں مہذب لباس کی تاکید کر ڈالی! نیز جوڑوں کی شکل میں لڑکا لڑکی کے بیٹھنے کے خلاف انتباہ کیا اور نامناسب رویے اختیار کرنے سے روکا کہ یہ ہماری دینی معاشرتی اقدار کے خلاف ہے۔ کون سا دین اور کون سی شریعت؟ لبرل بخار پھر سرسام کی کیفیت اختیار کر گیا: یہ صنفی امتیاز (Gender Discrimination) ہے!

اصلاً تو مغرب کی اندھی تقلید میں وہاں تک پہنچانا مقصود ہے کہ اصناف ہی ان کی طرح گڈمڈ ہو جائیں۔ یا ترقی بہبودگی کے نام پر بیچی جانے لگے، جیسے بیکن ہاؤس یونیورسٹی لاہور میں طالبات کی جانب سے شرمناک یوم بے حیائی منا کر بڑے بڑے لبرلوں کو پسینہ پسینہ کر دیا۔ ترقی کا یہ نام نہاد سفر عورت کی پاکیزگی، وقار اور تقدس کی دھجیاں بکھیرنے کا نام ہے۔ قتل اولاد اور بے نسب اولاد کی سیاہی معاشرے کے منہ پر ملتی ہے۔ ترقی یافتگان سے تو پوچھ لیجیے۔! فرانس کی سابق 17 خواتین وزراء کی جانب سے جاری ہونے والا بیان ملاحظہ فرمایئے: سیاست میں خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کے واقعات پر اب وہ خاموش نہیں رہیں گی۔ مردوں کی جانب سے تعصب کے مظاہرے کو اب برداشت نہیں کریں گی! دو صدیاں ترقی کی سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے ہانپتی کانپتی، سیاست کی معراج پر پہنچ کر بھی انہیں ہراساں کیا جا رہا ہے؟ تعصب برتا جا رہا ہے؟ اس دریا کے پار اتر کر بھی منیر نیازی والے کئی مزید دریاؤں کا سامنا کرنا پڑتا ہے! ان سرابوں کے پیچھے لبرلز، نوجوان نسل کو نہ دوڑائیں۔ سبھی کچھ گنوا بیٹھیں گے۔

مغرب انسانی سطح پر دیوانے بحرانوں کا شکار ہے۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی نہایت ترقی یافتہ، بلا صنفی امتیاز تصویر شائع ہوئی ہے، جس میں درجنوں منی سکرٹ والی خواتین کے جھرمٹ میں ٹرمپ کھڑا ہے۔ تصویر پر یہ المیہ بصورت تحریر (وتصویر) درج ہے کہ خواتین شاکی ہیں کہ ٹرمپ خواتین کو صرف ہوس گیری کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ان کا خواتین کے ساتھ رویہ بدترین تنازعات کا شکار رہا ہے! جواب اگرچہ خود تصویر ہی میں مضمر ہے مگر امریکہ کی عقل پر پڑے (لبرل) پتھر اس سادہ سی بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں!

یہ ترقی یہاں رکی نہیں ہے۔ اب جگر تھام کر قوتِ شامہ کو بند کر کے ترقی کی اگلی منازل دیکھیے۔ سڑاند سے آپ کا دماغ پھٹنے لگے گا اگر آپ وہ تمام تصاویر دیکھ

لیس جو درج ذیل خبر کے ہمراہ ہیں۔ وہ یہ کہ شرق تا غرب وبائی انداز میں، مثلاً لاس اینجلس (امریکہ)، روس، ٹوکیو میں ریسٹورنٹ کھلے ہیں جس کا مرکزی خیال بیت الخلاء ہے۔ سو نہایت ترقی یافتہ یہ خوراک خانے، بیت الخلائی ڈیزائن کے ہیں۔ بیٹھنے کے لیے نشست گاہ فلش کی (یک پنتھ دوکاج) سیٹ ہے۔ دیواروں پر آرائشی فلش کی ٹینکیاں لگی ہیں۔ دیواریں باتھ روم ٹائلوں سے بنائی گئی ہیں۔ سجاوٹ کے لیے گلدان کی جگہ بیڈ پین میں پھول سجائے گئے ہیں۔ چائے کے مگ فلش کے ڈیزائن میں ہیں۔ خوراک بھورا مشروم سوپ ہے جس پر نجاست کا گمان ہوتا ہے۔ آئس کریم چاکلیٹ اس انداز میں سجائی گئی ہے گویا...... غلاظت میں چمچہ رکھ دیا گیا ہو۔ (قلم کو بھی ابکائی آ رہی ہے) یہ گندگی اور غلاظت لبرل خوراکی فیشنوں کی منتہا ہے! علم حقیقی کی دنیا میں بیت الخلاء شیاطین کی جائے قیام ہے۔ سودجالی فتنوں کے اس دور میں شیاطین سے اظہار یک جہتی کا اس سے بہتر طریقہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ بیکن ہاؤس یونیورسٹی (جس کے ریکٹر سرتاج عزیز ہیں) کی بد ذوق بے ہودگی ہو یا ترقی اور جدیدیت کے نام پر اختلاط کی نجی تعلیمی اداروں میں وبائی صورت حال، یہ سب شدید احساس کمتری اور غلامانہ ذہنیت کی نفسیات ہے۔

ہم پاکستانی مسلمانوں کے ذہنی افلاس کا یہ عالم ہے کہ سکاٹ لینڈ میں حمزہ یوسف نے سکاٹش (Kilt) سکرٹ پہنے وزارت کا حلف اردو میں کیا اٹھایا، گویا کشمیر فتح ہو گیا! الفاظ ملاحظہ ہوں: خوشخبری، معرکہ، نئی تاریخ رقم کر دی! اپنی تاریخ جغرافیے سے نابلد قوم کا سرمایۂ افتخار بس یہی کچھ ہے۔ اگرچہ حلف کے الفاظ ہر میجسٹی ملکہ برطانیہ، ان کے قانونی وارثوں اور جانشینوں کا تابعدار، وفادار رہنے کے ہیں۔ اور یہ حضرت (کلمہ لا الٰہ والا مسلمان!) چرچ آف انگلینڈ کی خلافت پر متمکن ملکہ کی نسل درنسل وفاداری تابعداری پر خداوند کریم سے مدد بھی طلب فرما رہے ہیں! لا الٰہ پڑھ کر اللہ کی غیر مشروط اطاعت کا عہد باندھا تھا۔ جس کے علی الرغم وفاداری اب برائے کرسی ملکہ برطانیہ کو سونپ دی! رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی! یہ سب ہے ملغوبۂ لبرل ازم! جو درجِ بالا ریسٹورنٹ کی سی بو باس ہی کا حامل ہے!

ماٰہر یہ جدتیں یہ ترقی پسندیاں
جتنے بھی عیب تھے وہ ہنر ہو کے رہ گئے

ماہِ رمضان اور ناجائز منافع خوری

زرناب فرخندہ فاروقی

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ آنے والا ہے، جس کا انتظار ہر مومن کو رہتا ہے کہ رمضان کی بہاروں سے اپنے من کے سونے آنگن کو سیراب کر سکے۔

رمضان المبارک، نیکیوں، ہمدردی، غم خواری، رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا مہینہ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس ماہ مبارک کو احادیث میں **شهر المواساة** یعنی ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ کہا ہے۔ یہ ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، بدی کو روک دیا جاتا ہے اور خیر طلب کی جاتی ہے۔ یہ مہینہ اسلام کی عظمت اور دین کا علامتی شعار ہے۔ اسلام ایک کامل دین اور ابدی ضابطۂ حیات ہے۔ اسلام دین انسانیت ہے۔ ایثار و ہمدردی اور نفع رسانی وہ اعلیٰ اقدار ہیں جن پر اسلام نے بنیادی طور پر زور دیا ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَنْفَعُ النَّاسُ))

''انسانوں میں بہتر وہ ہے جو انسانوں کو نفع پہنچاتا ہے۔''

ماہ رمضان کے مبارک و متبرک مہینے کے آغاز میں ایک عرصے سے ہمارے معاشرے میں اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کی صورت میں ایک نئی صورت حال وجود میں آئی ہے اور وہ یہ کہ جب بھی ماہ رمضان آتا ہے تو مارکیٹ اور بازاروں میں غذائی اجناس کی مصنوعی قلت پیدا کر دی جاتی ہے۔ اور اس کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ غریب عوام کو تکلیف میں مبتلا کر کے اشیاء کو مہنگے داموں فروخت کر کے منافع حاصل کیا جا سکے۔ یاد رکھیں! گراں فروشی کی غرض سے اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی کر کے مخلوق خدا کو تکلیف میں مبتلا کرنا شرعاً قابل مذمت ہے۔ ایک حدیث میں ہے: ((اَلْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ)) (کنز العمال) ''ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملعون ہے۔'' اسلام تو ہمیں ہمدردی، نفع رسانی، ایثار اور خدمت خلق کا درس دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص مہنگائی اور گرانی کی وجہ سے غلہ اور دیگر ضروری اشیاء روکتا ہے یا ذخیرہ اندوزی کرتا ہے۔ وہ گناہ گار ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ)

دنیا کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے مقدس تہواروں پر بنیادی ضروریات کی اشیاء کی قیمت مخصوص قیمتوں سے کم کر دیتے ہیں اس کے برعکس ہم مسلمان قوم ہو کر اشیاء کی قیمتیں، مخصوص قیمتوں سے بڑھا دیتے ہیں۔ کیا بحیثیت مسلمان قوم ہمارا یہ طرز عمل ہونا چاہیے؟

رمضان کریم نیکیوں کا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں ہر نیکی کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے۔ اس متبرک مہینے میں ہمیں ایسے کام اختیار کرنے چاہئیں، جن سے اللہ رب العزت خوش ہوتے ہوں اور ایسے کاموں سے بچا جائے جو اللہ کی ناراضی کا باعث بنتے ہوں۔ ماہ رمضان میں غذائی اشیاء کو سستے داموں فروخت کرنا باعث ثواب بھی ہے اور حصول برکت کا ذریعہ بھی۔ مہنگائی کے اس دور میں غربا اور مساکین کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ کم از کم ماہ رمضان میں تاجر حضرات کو دل کھول کر خورد و نوش کی اشیاء سستے داموں فروخت کرنا چاہیے تاکہ اس مقدس اور مبارک مہینے میں غریب اور مالدار دونوں برابر نیکیاں سمیٹ سکیں۔

اور حکومت کو بھی اس معاملے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے تاکہ خوف خدا سے عاری کوئی بھی شخص ناجائز منافع خوری کر کے اشیائے خورد و نوش کو عام آدمی کی پہنچ سے دور نہ کر سکے۔ حکومت دعوے تو ہر سال کرتی ہے لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کرتی۔ حکومت رمضان بازار لگانے کے بجائے تمام خوردنی اشیاء کو سستا کرے۔ تاکہ عام آدمی ان سے مستفید ہو سکے۔ مہنگائی کا باعث بننے والے منافع خوروں کو عبرتناک سزا دی جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ مہنگائی اور منافع خوری کے طوفان کو روکا نہ جا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہ مبارک کی اہمیت سمجھنے اور روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆

روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار

عبدالرشید عراقی

روزہ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

''مسلمانو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔'' (البقرۃ:183)

روزہ کا بنیادی مقصد یہ بیان فرمایا:

﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝﴾

''تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔''

روزہ وہ ہے جو ہمیں پرہیزگاری کا سبق دے۔

روزہ وہ ہے جو ہمارے اندر تقویٰ اور طہارت پیدا کرے۔

روزہ وہ ہے جو ہمیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادی بنائے۔ روزہ وہ ہے جو ہماری بہیمی قوتوں اور غضبی خواہشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے۔ روزہ وہ ہے جس سے ہمارے اندر نیکیوں کا جوش، صداقتوں کا عشق، راست بازی کی شیفتگی اور برائیوں سے اجتناب کی قوت پیدا ہو۔ اور یہی چیز روزہ کا اصل مقصود ہے۔ اور باقی سب کچھ بمنزلہ وسائل و ذرائع کے ہے۔

حافظ ابن القیم (م 751ھ) فرماتے ہیں کہ

''روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجہ سے آزاد ہو سکے۔ اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو۔ اور اس ذریعہ سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے۔ اور حیات ابدی کے حصول کے لیے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے۔ بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس کی تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو اور یہ بات یاد آ جائے کہ کتنے مسکین ہیں۔ جو نانِ شبینہ کے محتاج ہیں وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کر دے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں کہ یہ دنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہے۔ اس لحاظ سے یہ اہل تقویٰ کی لگام، مجاہدین کی ڈھال اور ابرار و متقین کی ریاضت ہے۔ (زاد المعاد 1/152)

حافظ ابن القیم کے ارشادات پر اگر ہم عمل نہیں کرتے تو پھر روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھ ہے۔ احادیث میں روزہ کی برکتوں کے لیے ''احتساب'' کی شرط کو ضروری قرار دیا گیا ہے:

''جس شخص نے رمضان کے روزے احتساب کے ساتھ رکھے تو اللہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دے گا۔'' (صحیح بخاری)

لاحاصل روزہ

ایسے بے شمار لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، صدقہ و خیرات کرتے ہیں، مگر اس کے ساتھ لوگوں کی برائیاں بھی کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں۔ اپنا وقت فضول باتوں میں گزارتے ہیں۔ ہمسایوں کو تنگ کرتے ہیں۔ اپنے عزیز و اقارب کا حق مارتے ہیں۔ اور اُنہیں تکالیف پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کتنے ہی روزہ دار ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ نہیں ملتا۔'' (صحیح بخاری)

روزہ کی روح اور حقیقت

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (م 1999ء) نے بڑے عمدہ الفاظ میں روزہ کی ماہیت پر تبصرہ فرمایا ہے:

''شریعت اسلامی نے روزہ کی ہیئت اور ظاہری شکل پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس کی حقیقت اور اس کی روح کی طرف بھی پوری توجہ دی ہے۔ اس نے صرف کھانے پینے اور جنسی تعلقات ہی کو حرام نہیں کیا۔ بلکہ ہر اس چیز کو حرام اور ممنوع قرار دیا ہے۔ جو روزہ کے مقاصد کے منافی اور اس کی حکمتوں اور روحانی و اخلاقی فوائد کے لیے مضر ہے۔ اس نے روزہ کو ادب و تقویٰ، دل اور زبان کی عفت و طہارت کے حصار میں گھیر دیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

''تم میں سے کوئی روزہ سے ہو تو نہ بدکلامی اور فضول گوئی کرے نہ شور و شر کرے۔ اگر کوئی اس کو گالی دے۔ اور لڑنے جھگڑنے پر آمادہ ہو تو یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔'' (صحیح بخاری)

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

''جس نے جھوٹ بولنا، اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔'' (صحیح بخاری)

''وہ روزہ جو تقویٰ اور عفاف کی روح سے خالی اور محروم ہو وہ ایک ایسی صورت ہے جس کی حقیقت نہیں، ایسا جسم ہے جس میں روح نہیں۔''

رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

''روزہ ڈھال ہے۔'' (صحیح مسلم)

روزہ میں اسلام کا اصلاحی کردار

اسلام نے جس طرح دوسرے تمام فرائض و عبادات اور مناسک میں اپنا اصلاحی کردار ادا کیا ہے اس طرح اس نے روزہ کے مفہوم، آداب و احکام اور اس کی شکل اور طریقہ کار میں بھی اپنا یہ اصلاحی و انقلابی کردار ادا کیا ہے۔ اور اس بات نے روزہ کو بہت آسان و خوشگوار فطرت سلیم کے بہت قریب، متعدد روحانی و اجتماعی فوائد کا حاصل اور معاشرہ پر پوری طرح اثر انداز بنا دیا ہے۔ اس نے روزہ دار کو تقدس و پاکیزگی، رفعت و بلندی اور اللہ کے ہاں بلند مقام و مرتبہ کی ایک خاص فضا نے گھیر دیا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

''روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔'' (بخاری و مسلم)

شریعت اسلامی نے نہ روزہ نفس کو ایذا پہنچانے اور تکلیف میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بنایا ہے اور نہ اس کو اللہ کا عذاب قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روزہ کو ایسی عبادت کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے احکام بھی ظالمانہ نہیں بنائے کہ اس کا قطعی نتیجہ نفس کی ایذا رسانی کی شکل میں ظاہر ہوتا۔ اور اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ پڑ جاتا۔

اسلام نے روزہ کو ہر قسم کی طبقہ داری، قید اور بندش سے آزاد کر کے بالکل عام کر دیا اور اعلان کر دیا:

''سو تم میں سے جو کوئی اس مہینہ کو پائے۔ لازم ہے کہ وہ (مہینہ بھر روزہ رکھے) بیمار اور مسافر کے لیے حکم نازل فرمایا کہ بیمار تندرست ہو اور مسافر سفر سے واپس مقیم ہو جائے تو وہ چھوڑے ہوئے روزے پورا کرے۔'' (البقرۃ:184)

بنگلہ دیش میں امیر جماعت اسلامی کی پھانسی عدلیہ کی تاریخ پر بدنما داغ ہے جو حسینہ واجد نے اپنے اور بنگلہ دیش کے چہرے پر لگایا ہے: ایوب بیگ مرزا

مطیع الرحمان نظامی شہید صحیح معنوں میں عالم اسلام کے لیڈر تھے اور ان کی اسی عظمت کی بدولت اللہ نے انہیں شہادت کا رتبہ عطا فرمایا ہے: فرید احمد پراچہ

پاکستانی میڈیا پر ایک مخصوص ذہن کا قبضہ ہے اور وہ ذہن پاکستان کی روایات اور معاشرتی اقدار کا ہر وقت مذاق اُڑانے پر تلا رہتا ہے: رضوان الرحمٰن رضی

پروفیسر مطیع الرحمان نظامی کی شہادت، نواز شریف اور عمران خان کا پارلیمنٹ میں خطاب اور سرگودھا یونیورسٹی کے جاری کردہ نوٹس کے موضوعات پر
حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

پروفیسر مطیع الرحمان نظامی کی شہادت

سوال : ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جماعت اسلامی بنگلہ دیش کے راہنماؤں کے لیے پاکستان سے محبت جرم بن گئی ہے۔ یہ فرمایئے کہ بنگلہ دیشی حکومت کو 45 سال کے بعد انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا خیال کیوں آیا؟

ایوب بیگ مرزا : وسیم صاحب! 45 سال بعد کسی شخص کے ایک جرم (پرو پاکستانی ہونے) کا اعلان کر کے سزائے موت دے دینا نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ انتہائی شرمناک ہے۔ شاید تاریخ میں ایسی کوئی مثال نہ ہو کہ ایک شخص کو نصف صدی کے بعد کسی جرم کی پاداش میں سزائے موت دی گئی ہو۔ حسینہ واجد مسلمان کہلاتی ہیں اور بنگلہ دیش بھی ایک مسلمان ملک ہے۔ اس لحاظ سے یہ عمل اور بھی زیادہ شرمناک ہے کہ اسلام اور پاکستان کے دشمن بھارت کے انتہا پسند وزیراعظم مودی کے ایما پر بنگلہ دیش میں ایسے ظالمانہ اقدام اٹھائے جا رہے ہیں۔ اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ سقوط ڈھاکہ کے وقت مولانا مطیع الرحمان نظامی 28 سال کے تھے، ڈھاکہ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔ البدر سے ان کا تعلق تھا۔ اس سے پہلے بھی حسینہ واجد 1996ء سے 2001ء تک بنگلہ دیش کی وزیراعظم رہی ہیں لیکن اس وقت انہوں نے مطیع الرحمان نظامی کے کسی جرم کا اظہار کیا اور نہ ہی ایسا کوئی ردعمل ظاہر کیا۔ وہ 2001ء میں وزیر زراعت بنے، 2003ء میں انڈسٹری کی وزارت ان کے پاس تھی۔ سوال یہ ہے کہ ایک آدمی کو آپ پارلیمنٹ کا رکن بناتے ہیں، وہ وزیر بنتا ہے اور بعد میں آپ اس کو کسی پرانے جرم کی پاداش میں پھانسی دے دیتے ہیں۔ یہ عدلیہ کی تاریخ میں ایک بدنما داغ ہے جو حسینہ واجد نے اپنے اور بنگلہ دیش کے چہرے پر لگایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے حکومت پاکستان کا طرز عمل بھی انتہائی قابل مذمت ہے کہ پہلے تو ہم نے اس پر کوئی ردعمل دیا ہی نہیں۔ جب ترکی نے بنگلہ دیش کے سفیر کو واپس بھیج دیا تو پاکستان نے بنگلہ دیش کے نائب سفیر کو بلا کر اس حوالے سے احتجاج کیا۔ حالانکہ مطیع الرحمان نظامی شہید نے پاکستان کی محبت میں جان قربان کی تھی ترکی کی محبت میں تو نہیں کی تھی۔ میں سمجھتا ہوں

مرتب: محمد رفیق چودھری

کہ اگر پاکستان دوسرے اسلامی ممالک خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے ممالک کو حسینہ واجد کے اس اقدام پر متحرک کرتا تو وہ ایسا قدم نہ اُٹھاتی۔ لیکن حکومت پاکستان نے اس حوالے سے مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا ہے۔

فرید احمد پراچہ : یہ بالکل ایک ظالمانہ کارروائی ہے جو بھارت کے ایما پر ہو رہی ہے۔ جس وقت کے یہ جرائم بتائے جا رہے ہیں اس وقت تو بنگلہ دیش دنیا میں تھا ہی نہیں۔ لہٰذا جماعت اسلامی نے بنگلہ دیش کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ اس پر کوئی الزام ہے۔ بنگلہ دیش بننے کے بعد 45 سال گزر گئے ہیں۔ اس دوران مطیع الرحمان جماعت اسلامی کے قائد کی حیثیت سے بنگلہ دیش کی سیاست میں سرگرم رہے، سیاسی عہدوں پر فائز رہے۔ جنرل ارشاد اور خالدہ ضیاء کے خلاف سیاسی الائنس میں دو دفعہ حسینہ واجد کے ساتھ رہے ہیں۔ اصل میں انہیں اسلام اور پاکستان سے محبت تھی جسے ان کا جرم بنایا گیا ہے اور یہ بھارت نے بنایا ہے۔ 2010ء میں بھارت کے وزیراعظم منموہن سنگھ نے ایڈیٹرز کی کانفرنس میں کہا تھا کہ بنگلہ دیش اور بھارت کے تعلقات میں اصل رکاوٹ جماعت اسلامی ہے جو 25 فیصد بنگلہ دیشی عوام کی نمائندہ ہے۔ تو گویا کہ ایک طبل جنگ بھارت کی طرف سے بجایا گیا تھا۔ اس پر حسینہ واجد نے یہ بات محسوس کرتے ہوئے کہ جماعت اسلامی اور خالدہ ضیاء مل جائیں تو اس کا اقتدار نہیں رہ سکتا ہے۔ اس لیے جماعت اسلامی کے راہنماؤں کے خلاف ایسی انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

سوال : شاید اسی لیے کہا جا رہا ہے جماعت اسلامی کے راہنماؤں کو پھانسی گھاٹ پر پہنچا کر حسینہ واجد دراصل انڈیا کی حکومت کو خوش کر رہی ہے؟

فرید احمد پراچہ : بالکل یہی بات ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ بنگلہ دیش کا چیف جسٹس جو ایک ہندو ہے اس نے دو دن پہلے یہ ریمارکس دیئے کہ استغاثہ مطیع الرحمان کے خلاف کمزور کیس بنا کر لایا ہے اور کوئی چیز ان کے خلاف ثابت نہیں ہو رہی۔ اس کے بعد بھارت کا سفیر چیف جسٹس سے ملا اور پھر اسی چیف جسٹس نے مطیع الرحمان کی اپیل مسترد کر دی۔ مطیع الرحمان کے وکیل نے کہا جج صاحب! ابھی دو دن پہلے تو آپ کہہ رہے تھے میرے موکل کے خلاف کیس بہت کمزور ہے؟ تو اس نے کہا مطیع الرحمان کے خلاف کیس پاکستان سے محبت والا ہے اور یہ سب سے بڑا کیس ہے اور میں اسی جرم میں ان کی اپیل مسترد کر رہا ہوں۔ گویا کہ عدالت نے ان پر جو آخری الزام لگایا اور جس کو اس نے اپنی طرف دلیل قاطع کے طور پر سمجھا وہ یہ تھا کہ مطیع الرحمان پاکستان کے لیے اچھے جذبات رکھتے ہیں۔

سوال : ترکی کے صدر طیب اردگان نے اپنے ٹی وی خطاب میں مطیع الرحمان کی پھانسی کے حوالے سے کہا ہے کہ مغربی دنیا نے دوہرا معیار اپنا رکھا ہے۔ انہوں نے یورپ

سے سوال کیا کہ اگر آپ سیاسی طور پر موت کی سزائیں دینے کے مخالف ہیں تو بنگلہ دیشی رہنما کو پھانسی دیے جانے پر خاموش کیوں ہیں؟ یہی تو دوہرا معیار ہے۔ پراچہ صاحب! اس حوالے سے حکومت پاکستان کے stance اور ردعمل پر آپ کیا کہیں گے؟

فرید احمد پراچہ: پہلے تو میں رجب طیب اردگان کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ وہ عالم اسلام کے ایک سچے اور کھرے راہنما کے طور پر اُبھرے ہیں اور جس طرح ایک مردِ مومن کو بات کرنا چاہیے اس طرح انہوں نے کی ہے اور انہوں نے خود حسینہ واجد سے رابطہ کر کے یہ بات کہی تھی کہ تم یہ غلط کر رہی ہو۔ طیب اردگان کی یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ مغرب کی منافقت اور دوہرا معیار ہے۔ چونکہ یہ سزا پانے والے اسلامی تحریک سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے سارے مغرب کی زبانیں گنگ ہیں۔ اگر کسی بے دین اور ملحد کو کسی اسلامی ملک میں سزا دی جاتی تو یہ لوگ چیخ چیخ کے پوری دنیا اور آسمان سر پر اُٹھا لیتے۔ اس حوالے سے پاکستان کا ردّعمل بہت کمزور ہے حالانکہ اصل فریق تو پاکستان ہے۔ یہ جو اقدامات کیے جا رہے ہیں اصل میں یہ پاکستان کا گھیراؤ ہو رہا ہے۔ پاکستان کے 196 فوجی جن پر پہلے مقدمات بنائے گئے تھے جو سہ فریقی معاہدے (1974ء) کے لحاظ سے ختم کر دیئے گئے تھے ایک مرتبہ پھر انہیں دوبارہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے پاکستان کی خاموشی مجرمانہ ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت اس معاملے میں اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام ہوئی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ حب الوطنی کا جذبہ رکھنے والوں کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اگر آپ پاکستان یا پاکستانی فوج کا ساتھ دیں گے تو بعد میں آپ کو تنہا کر دیا جائے گا۔

سوال: ترکی کے صدر کی بیٹی کی شادی میں وزیراعظم نواز شریف صاحب نے بمعہ اہل و عیال شرکت کی اور نکاح فارم پر بطور گواہ باقاعدہ ان کے دستخط ہیں۔ اتنی قربت کے باوجود ہمارے وزیراعظم طیب اردگان سے کوئی حکمت و دانش اور دینی حمیت کی بات کیوں نہیں سیکھ کر آئے؟

فرید احمد پراچہ: وسیم صاحب! یہ تو محض اللہ کی توفیق ہوتی ہے۔ ان کی قسمت میں قومی غیرت اور امت مسلمہ کا درد نہیں لکھا ہوا۔ قیامت کے دن جتنی سخت جوابدہی ہوگی اس کا انہیں احساس ہی نہیں ہے کیونکہ محض تعیشات کے لیے اقتدار نہیں ہوتا بلکہ اس کا جواب قیامت کے دن دینا ہوگا۔

نواز شریف اور عمران خان کا پارلیمنٹ میں خطاب

سوال: پانامہ لیکس پر تحقیقاتی کمیشن کے قیام کا معاملہ دن بدن مشکل تر ہوتا جا رہا ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے وزیراعظم کے ٹی او آرز کے حوالے سے چند اعتراضات لگا کر جوابی خط لکھ دیا ہے۔ جب ہر کوئی کہہ رہا ہے کہ اس معاملے میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جانا چاہیے تو پھر یہ معاملہ اتنا delay کیوں کیا جا رہا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: دیکھئے! ہر شخص کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ نواز شریف صاحب کا ایک مزاج ہے کہ وہ معاملات کو delay کرتے ہیں۔ یہ معاملہ خاص طور پر ان کے خلاف تھا اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس معاملے کو delay کرنے سے شاید ان کو فائدہ پہنچے گا۔ میرے خیال میں کسی چیز کو delay کرنے کے دو نتیجے لازمی نکلتے ہیں۔ ایک تو وہ معاملہ گرم

> مطیع الرحمان کی پھانسی پر حکومت پاکستان کی خاموشی سے حب الوطنی کا جذبہ رکھنے والوں کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اگر آپ پاکستان یا پاکستانی فوج کا ساتھ دیں گے تو بعد میں آپ کو تنہا کر دیا جائے گا۔

نہیں رہتا بلکہ آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اپنی جگہ ایک اسٹریٹجی ہوتی ہے پھر بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ آدمی کسی معاملے کو مؤخر کرے تو زیادہ پیچیدگیوں میں پڑ جاتا ہے۔ یہاں دونوں امکانات موجود ہیں۔ پہلے انہوں نے ریٹائرڈ جج کی سرکردگی میں جوڈیشل کمیشن بنانا چاہا جو کہ جوڈیشل کمیشن ہوتا ہی نہیں۔ بہرحال اپوزیشن نہیں مانی اور اس کا مطالبہ یہ سامنے آیا کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو جوڈیشل کمیشن کا سربراہ بنایا جائے۔ اس مطالبے پر وزیراعظم نے خط تو لکھ دیا لیکن اس میں ٹی او آرز ایسے شامل کر دیئے جن کے بارے میں بعض قانونی ماہرین کہہ رہے تھے کہ ان ٹی او آرز (جن میں سے ایک یہ تھا کہ 1947ء سے لے کر 2016ء تک کے تمام کیسز کھولے جائیں) کے تحت تحقیقات کرنے میں 50 سال لگیں گے، کوئی کہتا تھا ایک صدی لگے گی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ دوسرے کیسز بھی کھولے جائیں لیکن معاملہ پانامہ لیکس پر اٹھایا گیا تھا۔ پہلے اسے حل کیا جاتا اور بعد میں باقی کیسز بھی کھولے جاتے۔ لیکن وزیراعظم نے جن ٹی او آرز کے ساتھ خط لکھا بعض لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ چیف جسٹس ان ٹی او آرز پر جوڈیشل کمیشن نہیں بنائیں گے۔ کیونکہ 1956ء کے ایکٹ کے تحت بنائے گئے کمیشن کا جو بھی سربراہ ہوگا اس کے اختیارات سول جج کے برابر ہوتے ہیں اور اس کو یہ بھی اختیار نہیں ہوتا کہ وہ ٹی او آرز میں کسی قسم کی معمولی سی بھی تبدیلی کر سکے۔ لہٰذا چیف جسٹس نے ان ٹی او آرز کو مسترد کر دیا اور اس پر پھر ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ پھر بات پارلیمنٹ میں آئی وہاں پر وزیراعظم نے بھی خطاب کیا ہے۔ اللہ کرے پارلیمنٹ میں اس کا کوئی حل نکل آئے۔

سوال: پانامہ لیکس کے حوالے سے 9 اپوزیشن جماعتیں جو MQM کی علیحدگی کے بعد 8 رہ گئی ہیں حکومت کے خلاف تحریک چلانے کے لیے یکسو اور focused نظر نہیں آتیں۔ آپ کے خیال میں اس کی کیا وجہ ہے؟

ایوب بیگ مرزا: جہاں تک تحریک چلانے کا تعلق ہے تو اپوزیشن جماعتوں کا اس پر فوکس ہونا تو بڑی دور کی بات ہے، وہ تو حکومت کے خلاف تحریک چلانے پر بھی تیار نہیں۔ تحریک چلانے کی بات تو صرف عمران خان کی جماعت کر رہی ہے۔ ایم کیو ایم کا تو پہلے ہی واضح stance نظر آ رہا تھا۔ پیپلز پارٹی بھی اس معاملے میں زرداری گروپ اور اعتزاز احسن گروپ میں منقسم ہو چکی ہے۔ خورشید شاہ آصف زرداری کے ساتھ ہیں اور وہ حکومت کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں اور بہت soft stance لے رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں بلاول بھٹو اور اعتزاز احسن بڑا strict stance لیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا پیپلز پارٹی بھی نہ سنجیدہ ہے اور نہ اس کا فوکس ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اکثر اپوزیشن پارٹیوں کے اس اتحاد میں سے نکلنے کے امکانات ہیں۔ سوائے اس کے کہ انہیں حکومت کے جانے کا سنہری چانس نظر آئے۔ وگرنہ اصل اپوزیشن تحریک انصاف ہے اور وہی تحریک چلانے کی بات کر رہی ہے۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں کہ پانامہ لیکس والا ایشو ایسا ہے کہ اس پر اپوزیشن کی طرف سے do or die والا معاملہ کیا جائے؟

ایوب بیگ مرزا: جہاں تک استعفیٰ کا تعلق ہے تو ایسا ساری دنیا کی جمہوریتوں میں ہوتا ہے۔ جب کسی پر الزام لگتا ہے تو وہ step down کر جاتا ہے۔ برطانیہ میں کیمرون کا نام نہیں آیا بلکہ اس کے والد کا نام آیا لیکن انہوں نے اپنی اپوزیشن کو پارلیمنٹ میں مطمئن کر لیا۔ صدر پیوٹن کے کچھ دوستوں کا نام آیا حالانکہ دوستوں کی کیا حیثیت ہوتی ہے۔ لیکن اس پر بھی پیوٹن نے وضاحت پیش کی حالانکہ

وہاں پر تو جمہوریت ہے ہی نہیں۔ پاکستان میں اپوزیشن کو اس طرح کا کوئی اطمینان دلایا ہی نہیں گیا بلکہ یہاں تو پارلیمنٹ میں کچھ کہانیاں سنائی گئی ہیں۔

سوال: ہماری اپوزیشن کا بھی تو یہ حال ہے کہ انہوں نے کسی صورت ماننا ہی نہیں؟

ایوب بیگ مرزا: وزیراعظم اگر اپوزیشن کے سوالات کا جواب "ٹو دی پوائنٹ" دے دیں اور اپنے سب معاملات اور متعلقہ کاغذات سامنے رکھ دیں اور پھر بھی کوئی نہ مانے تو بات الگ ہے لیکن انہوں نے تو ایک سوال کا جواب بھی ٹو دی پوائنٹ نہیں دیا۔

سوال: اپوزیشن نے سات سوالات کیے تھے۔اس کے بعد وزیراعظم کا خطاب ہوا۔اپوزیشن نے کہا کہ اس خطاب سے وہ سات سوالات ستر سوال بن گئے ہیں۔پھر عمران خان نے بھی خطاب کیا اور مالی معاملات کی پوری تفصیلات پارلیمنٹ کے سامنے رکھ دیں۔ان دونوں خطابات پر آپ کیا تبصرہ کرنا چاہیں گے؟

ایوب بیگ مرزا: پانامہ لیکس کا معاملہ انٹرنیشنل لیول پر اٹھا ہے۔ پاکستانیوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ پانامہ لیکس کس چیز کا نام ہے۔ اس پر سب سے پہلے عمران خان نے شور وغوغہ کیا۔ جب بات بڑھی تو وزیراعظم صاحب نے عوام سے خطاب کیا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ وہ لوگوں کو مطمئن نہیں کر سکے تو انہوں نے دوبارہ خطاب کیا۔اس پر اپوزیشن نے ان سے کہا کہ آپ عوام سے خطاب کرنے کی بجائے پارلیمنٹ میں آ کر ہمارے سوالات کا جواب دیں۔ اس پر وہ سات سوالات سامنے آئے اور طے ہوا کہ فلاں دن وزیراعظم پارلیمنٹ میں اس کا جواب دیں گے۔ پہلے جو دن طے ہوا تھا وہ وزیراعظم نے کسی مصروفیت کی وجہ سے ملتوی کر دیا اور دو دن بعد پھر ایک دن مقرر ہوا لیکن اس کے ساتھ وزیراعظم نے واضح کر دیا کہ میں پارلیمنٹ میں جا رہا ہوں کمیشن کے سامنے نہیں جا رہا۔ لہٰذا میں سوالات کے جوابات نہیں دوں گا بلکہ پارلیمنٹ میں اپنی پوزیشن واضح کروں گا۔

سوال: انہوں نے کہا تھا کہ پارلیمنٹ کی باتیں پارلیمنٹ میں ہوں گی اور تحقیقاتی کمیشن کی باتیں کمیشن کے سامنے ہوں گی تو کیا ان کی یہ بات ٹھیک نہیں تھی؟

ایوب بیگ مرزا: بالکل نہیں۔ کیونکہ جمہوری ملکوں میں سب سے بڑا تحقیقاتی کمیشن پارلیمنٹ ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے وزیراعظم کا پارلیمنٹ میں آنے کا شاید دنیا میں بدترین ریکارڈ ہے۔ وہ طوعاً وکرہاً پارلیمنٹ میں آئے تو ان کے سامنے سات سوالات رکھے گئے جن کا جواب دینا انہوں نے مناسب نہیں سمجھا یا وہ سمجھتے تھے کہ ان سوالوں کا جواب دینے سے وہ کسی گھیرے میں نہ آ جائیں۔ بہرحال وہ ان سات سوالوں کا جواب نہ دے سکے۔ اس کے ساتھ یہ بھی طے ہوا تھا کہ نواز شریف کے خطاب کے بعد اپوزیشن میں سے عمران خان خطاب کریں گے لیکن یہاں اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ نے بہت بڑی کوتاہی کی کہ وزیراعظم کے خطاب کے بعد اچانک اعلان کر دیا کہ ہم واک آؤٹ کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بہرحال انہوں نے حکومت سے اپنا مطالبہ منوالیا کہ اگلے دن اپوزیشن لیڈر اور عمران خان کو بھی خطاب کا موقع دیا جائے گا۔ یہاں میں ایک بات کہوں گا کہ پانامہ لیکس کے حوالے سے اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ کا کردار بڑا مشکوک ہے۔ لیکن عمران خان نے بھی یہ غلطی کی کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں کوئی بات نہیں کی اور باہر آ کر میڈیا سے خطاب کرتے رہے اور وہ بھی خورشید شاہ کے پیچھے کھڑے ہو کر۔ حالانکہ خورشید شاہ کی نسبت عمران خان کی عوامی حمایت کئی درجے زیادہ ہے لیکن اس کے باوجود وہ پیپلز پارٹی کے ہاتھوں سیاسی گیم ہار گئے۔ بہرحال عمران خان پارلیمنٹ سے خطاب کے لیے بہت زیادہ تیاری کر کے آئے تھے، ان کے پاس بہت سے دستاویزی ثبوت تھے۔ ان کے پاس لندن میں نواز شریف کے فلیٹس کی 95-1993ء کی رجسٹریاں بھی تھیں جن کے بارے میں نواز شریف نے پارلیمنٹ میں غلط بیانی کی کہ وہ انہوں نے 2005 میں خریدے تھے۔ کسی جمہوری ملک میں کسی وزیراعظم کا غلط بیانی کرنا ایک بہت بڑا جرم ہوتا ہے۔ یہاں میں ایک اور بات عرض کر دوں کہ عمران خان کا یہ بھی ایک بہت بڑا جرم ہے کہ انہوں نے اپنی آف شور کمپنی کا معاملہ چھپایا۔ انہیں اسی وقت اپنا موقف پیش کر دینا چاہیے تھا جب پانامہ لیکس کا معاملہ اٹھا تھا۔ اور انہوں نے نواز شریف کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا تھا۔

> مغرب ہو یا ہمارا سیکولر طبقہ ان کا لیڈر فرائیڈ ہے جو دراصل فراڈ ہے۔

سوال: کیا ایسی بات کرنا کہ 95ء میں کوئی فلیٹ ہمارا تھا یا 2003ء میں تھا یا 05ء میں تھا یا نہیں تھا۔ یہ ایسا ناقابل معافی جرم ہے کہ اس پہ حکومت کا تختہ گول کر دیا جائے، اس کے خلاف تحریک چلائی جائے اور دھرنا دے کر سسٹم جام کر دیا جائے۔

ایوب بیگ مرزا: بالکل یہ اتنا ہی بڑا جرم ہے کہ اگر غلطی ثابت ہو جائے تو وزیراعظم فوری طور پر اپنے اس عہدے سے الگ ہو جائیں۔ بے شک حکومت ن لیگ کی رہے۔

سوال: اب حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ ایک پارلیمانی کمیٹی بنا لیں جو ساری جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہو اور بیٹھ کر مشترکہ طور پر ٹی او آرز مرتب کر لے۔ پھر تحقیقات ہوں اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے تو کیا یہ مناسب طرزِ عمل نہیں ہے کیا؟

ایوب بیگ مرزا: اپوزیشن نے اس بات کو قبول کر لیا ہے۔ جس روز عمران خان نے خطاب کیا ہے اسی روز انہوں نے سپیکر کے ساتھ طے کیا ہے کہ آج ہی یہ کمیٹی بناتے ہیں۔ اپوزیشن نے اس کو منظور کر لیا ہے۔ عمران نے کہا ہے کہ اگر ٹی او آرز مرتب ہو جائیں اور معاملہ اس طرح حل ہوتا ہے تو میرے لیے بڑی خوشی کی بات ہو گی۔ لیکن میں آپ کے پروگرام میں پیشین گوئی کر دیتا ہوں کہ یہ ٹی او آرز نہیں بن سکیں گے۔ اس لیے کہ اگر کسی نے چوری نہ کی ہو تو ٹی او آرز جس قسم کے بھی ہوں اس سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر کسی نے گڑبڑ کی ہو تو وہ چاہے گا کہ ٹی او آرز اس کی مرضی کے بنیں۔ لہٰذا مشترکہ ٹی او آرز بننے کا مجھے کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

سرگودھا یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ نوٹس

سوال: رضوان رضی صاحب! سرگودھا یونیورسٹی کا وہ نوٹس آپ کی نظروں سے ضرور گزرا ہو گا جس میں انہوں نے یونیورسٹی کی حدود میں لڑکے اور لڑکی کو couple کی صورت میں پھرنے پر پابندی عائد کی ہے۔ آپ اس حوالے سے کیا کہیں گے؟

رضوان رضی: دیکھیے! یہ پہلا نوٹیفکیشن نہیں ہے۔ ابھی چند روز پہلے سوات کی ایک یونیورسٹی میں بھی اس طرح کا نوٹیفکیشن آیا تھا۔ یونیورسٹیوں کی انتظامیہ اپنے معروضی حالات کے مطابق ایکشن لیتی ہے لیکن اس معاملے کو اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرنا اور یونیورسٹی انتظامیہ کا میڈیا ٹرائل شروع کر دینا یہ مناسب نہیں ہے۔ ان کے اس اقدام کی تعریف نہ کریں بلکہ ہم یہ کہیں کہ (باقی صفحہ 19 پر)

فیس بک کے استعمال کے بارے میں ہدایات

فیس بک سماجی رابطے کی ایک ایسی ویب سائٹ ہے جو ہر شخص اور ادارے کو اپنے نیٹ ورک پر ذاتی کھاتہ یا پیج بنانے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ اس طرح وہ افراد بھی جو ذاتی ویب سائٹ بنانے کی صلاحیت اور وسائل نہیں رکھتے، محدود درجے میں وہ بھی ویب سائٹ سے استفادہ کرنے لگے۔ چنانچہ کثیر تعداد میں افراد و ادارے اس ویب سائٹ کے ذریعے سماجی یا کاروباری روابط میں منسلک ہیں اور مختلف قسم کی تشہیر کا کام لیتے ہیں۔

فیس بک پر علمی اور دیگر قسم کے فوائد بھی یقیناً موجود ہیں اور ایسا ہر چیز میں ہوتا ہے یعنی کوئی بھی چیز محض شر پر مبنی نہیں ہوتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے میں محدود افادیت کا ذکر کیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بتا دیا کہ ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ ہے۔ پس صحت مند طرزِ عمل یہ ہے کہ کسی چیز کے مجموعی ضرر اور نفع کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کے بارے میں حکم بیان کیا جائے۔ واضح رہے کہ فیس بک پر مجموعی طور پر شر کا پہلو غالب ہے لہٰذا ایک عام آدمی کے لیے فیس بک سے اجتناب ہی میں عافیت ہے۔

عام آدمی کو دعوتِ دین کے نام پر خود کو آزمائش میں ڈالنا نہیں چاہیے کیونکہ اولیت تحفظ (سیفٹی فرسٹ) کا یہی تقاضا ہے۔ جس طرح عوام الناس کو دجال کا سامنا کرنے سے روکا گیا ہے اسی طرح عام انسان کو چاہیے کہ وہ اس دجالیت سے لڑنے کے بجائے اپنے تحفظ کو فوقیت دے، البتہ وہ خواص جن کی ایک مناسب حد تک ایمانی اور اخلاقی تربیت ہو چکی ہو اور وہ مضبوط قوتِ ارادی کے مالک، شیطان اور اس کے چیلوں کے حیلوں سے باخبر اور میڈیا کے اچھے برے کی پہچان رکھتے ہوں تو وہ کسی دینی مصلحت کے حصول یعنی تبلیغ یا مدافعتِ دین کے لیے فیس بک استعمال کرنا چاہیں تو ان کے لیے اس کی گنجائش ہے۔

چونکہ ہم نے سطورِ بالا میں شراب اور جوئے کی مثال پیش کی ہے تو یہ واضح رہنا چاہیے کہ ان کی حرمت پر دلیلِ شرعی موجود ہے لہٰذا ان سے اجتناب کی دعوت دینا بھی ایک داعی کے لیے آسان ہے لیکن فیس بک کی حرمت پر کوئی دلیلِ شرعی قائم نہ ہونے کے سبب اس کے نقصانات کو واضح کر دینا کافی ہے تا کہ دین و دل کو عزیز رکھنے والے اس گلی سے اجتناب کر سکیں۔

اس تمہید کے بعد فیس بک کے استعمال کے نتیجے میں پائے جانے والے چند خطرات درج کیے جا رہے ہیں:

☆ فیس بک کا استعمال انسان کو شیطانی راستے پر گامزن کرنے کا باعث بن سکتا ہے لہٰذا شریعت کے اصول سدِ ذریعہ کی رو سے فیس بک کے استعمال سے حتی الوسع بچنا چاہیے۔

☆ تصویر: ذہن میں رہنا چاہیے کہ علمائے کرام کی اکثریت کے مطابق جانداروں کی تصاویر چاہے ہاتھ سے بنی ہوئی ہوں یا کیمرے کا عکس ہوں اصلاً جائز نہیں ہیں البتہ ضرورتاً ان کے استعمال کا جواز ہے۔ یعنی دین کی نشر و اشاعت، یا مختلف واقعات کی خبر رسانی یا مرحومین، قاتلین اور مقتولین وغیرہ یا عمومی شناخت کے لیے تصویر کا جواز یقیناً موجود ہے البتہ اس سے غیر ضروری تصاویر کی ممانعت از خود ثابت ہو جاتی ہے۔ لہٰذا جانداروں کی وہ تصاویر اپ لوڈ کرنا یا ان کی اشاعت کرنا جو مندرجہ بالا مصالح کے لیے ناگزیر نہ ہوں شرعاً جائز نہیں ہیں۔

☆ کارٹون: بعض اوقات مختلف سیاسی یا مذہبی شخصیات کے کارٹون کی تشہیر کی جاتی ہے یا بسا اوقات ان کی تصاویر کے ساتھ جانوروں کے اعضاء کو شامل کر کے ان کی تصویر کشی کی جاتی ہے۔ یہ دونوں طرزِ عمل غیر مناسب ہیں۔ ہر وہ شخصیت جن کے بعض افکار و اعمال سے اگرچہ ہمیں اتفاق نہ ہو لیکن شرفِ انسانی بہرحال انہیں حاصل ہے جس کی پاسداری کرنا لازم ہے۔

☆ بسا اوقات اپنی خوبصورت تصاویر نشر کی جاتی ہیں۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ جمال کو پسند کرتا ہے لیکن اس کی تشہیرِ عام کا حکم اس نے نہیں دیا۔ اس طرح کی تصاویر جنسِ مخالف کے لیے فتنے کا باعث بھی بن سکتی ہیں اور اگر یہ نہ بھی ہو تو انسان اپنے ہی حسن کا دیوانہ بنتا چلا جاتا ہے اور خود پسندی اور نمود ذات کے جذبات اس کی شخصیت کا حصہ بنتے چلے جاتے ہیں جو کئی ایک خامیوں کا باعث بنتے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ بھی دیکھا گیا کہ وہ تصاویر حقیقت کے برخلاف ہوتی ہیں چنانچہ اس صورت میں دوسروں کو دھوکہ دینے کا اور غلط بیانی کا گناہ بھی لازماً آتا ہے۔

☆ بعض حضرات مقدس مقامات پر بنائی گئی اپنی تصاویر نشر کرتے ہیں جیسے حج اور مقاماتِ عمرہ کی تصاویر، اگر یہ تصاویر مقدس مقامات کی عزت و توقیر کی نیت سے نشر کی جائے تو جائز ہے لیکن اس کے لیے اس تصویر میں اپنے چہرے کی نمائش ضروری نہیں ہے۔ اور جہاں اپنے چہرے کی نمائش ہو رہی ہے تو اس کا مطلب اس کے سوا کوئی نہیں کہ انسان اپنی اس عبادت کو ظاہر کر رہا ہے۔ اور یہ طرزِ عمل انسان کے اخلاص کو ختم کرنے والا اور اس میں ریا کے جذبات کو فروغ دینے کا باعث ہے۔

☆ بعض حضرات اپنی کم سن بچیوں کی تصاویر اپلوڈ کرتے ہیں۔ پردہ و حجاب کی عمر کو نہ پہنچنے کے باعث بے پردگی کا گناہ تو نہیں ہوتا لیکن اس سے عورتوں میں شرم و حیا اور جھجک جیسے مطلوب اوصاف ختم ہوتے جاتے ہیں خدانخواستہ آگے چل کر جوانی میں ان خواتین سے بے پردگی کے صدور کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔

☆ بسا اوقات لوگ اپنے خاندان کی خواتین کی تصاویر بھی اپ لوڈ کر دیتے ہیں جو شرعاً قابلِ مذمت اور بے پردگی کا ایک مظہر ہے۔

☆ جس مواد کو نشر کرنا جائز نہیں ہے اسے دیکھنا یا پسندیدہ قرار دینا (لائک کرنا) بھی جائز نہیں ہے اور فیس بک کے استعمال میں ایسی چیزوں کو اچانک ہی سہی دیکھنا تو پڑتا ہے۔

☆ بعض اوقات لوگ کسی تفریحی یا تحقیقی ویڈیو کو نشر کر دیتے ہیں جن میں خواتین کی تصاویر ہوتی ہیں، یہ بے پردگی کو فروغ دینے کا ذریعہ اور بسا اوقات فحاشی کے فروغ کا ذریعہ بن کر انسان کی عاقبت کو خراب کرتے ہیں۔

☆ فیس بک پر غیر محرم عورت یا مرد کی تصاویر پر نظر پڑتی ہیں بسا اوقات ان کے ستر بھی کھلے ہوتے ہیں۔ شرعاً ایسی تصاویر سے اجتناب لازم ہے۔

☆ فیس بک پر حسین خواتین کی تصاویر پر نظر پڑتی ہے اور انسان ان کے دیدار سے لطف محسوس کرتا ہے یا دل میں برے خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ لطف اندوزی اور ان خیالات کا استحضار زنا کی اقسام میں سے ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ''پس آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا دیکھنا ہے۔ اور ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا پکڑنا ہے۔ اور پاؤں بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا چلنا ہے۔ اور ہونٹ بھی زنا کرتے ہیں اور ان کا زنا بوسہ لینا ہے۔ اور دل گناہ کی طرف مائل ہوتا ہے اور اس کی

خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔‘‘(مسند احمد)

☆ فیس بک بے حیائی کے بہت سے واقعات کا پیش خیمہ ثابت ہوئی ہے اور اس طرح کے واقعات مشہور ہیں۔فیس بک استعمال کرنا ایک طرح سے فحاشی کی قربت کے برابر ہے پس حتی الامکان اس سے بچنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:’’اور تم بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہری ہوں یا پوشیدہ۔‘‘(الانعام:151) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اور تم زنا کے قریب بھی مت جاؤ۔ بلاشبہ وہ ایک بے حیائی کا کام ہے اور برا راستہ ہے۔‘‘ (بنی اسرائیل:32)زنا کے قریب جانے سے مراد وہ تمام راستے اور ذرائع ہیں جو زنا کے قریب ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں لہٰذا ان ذرائع کا استعمال بھی ناجائز ہے جو زنا سے قریب ہونے کا سبب بنتے ہیں۔

☆ بعض اوقات فیس بک پر کسی خیر کے کام کے دوران شر اور بے حیائی کے پیغامات آنا شروع ہو جاتے ہیں۔یہ خود کو امتحان میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

احتیاطی تدابیر:

جیسا کہ تمہید میں بیان ہوا کہ کوئی ایسی جائز ضرورت درپیش ہو جو فیس بک کے استعمال کے بغیر حاصل نہ ہو سکتی ہو یا خالصۃً دعوت دین کے نقطۂ نظر سے اس کا استعمال مقصود ہو تو مندرجہ بالا خطرات سے بچاؤ کی یقین دہانی کے ساتھ فیس بک کو کام میں لایا جا سکتا ہے۔اس صورت میں مندرجہ ذیل احتیاطوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

☆ فیس بک پر غیر تصدیق شدہ مواد فارورڈ یا شیئر کرنے سے بچنا چاہیے اور یہ حدیث پاک یاد رکھنی چاہیے کہ’’کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو آگے نقل کر دے‘‘۔(صحیح مسلم)

☆ تنہائی میں انسان کے شیطان سے متاثر ہونے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے لہٰذا تنہائی میں اور خصوصاً رات گئے انٹرنیٹ کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔کمپیوٹر لاؤنج یا کامن روم وغیرہ میں رکھ کر استعمال کیا جائے۔ چونکہ انٹرنیٹ میں خطرات بہت زیادہ ہیں لہٰذا صرف خوش طبعی یا انٹرٹینمنٹ کی غرض سے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

☆ جوشِ تبلیغ میں بعض اوقات خواتین کے ساتھ میسجنگ یا چیٹنگ کی ابتدا ہو جاتی ہے۔نیت چاہے کتنی ہی نیک ہو انسان کے بہکنے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔لہٰذا خواتین سے رابطہ کسی صورت جائز نہیں بلکہ اجتناب لازم ہے۔

☆ انٹرنیٹ پر فرقہ واریت پر مبنی لٹریچر پھیلایا جا رہا ہے خود بھی اس مواد سے اجتناب کیجئے تاکہ انتشارِ ذہنی سے محفوظ رہا جا سکے اور اس مواد کو فارورڈ کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

☆ اکثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی خاص کام سے فیس بک پر جاتا ہے لیکن اس کام کے کرنے سے پہلے کئی ایک دوسرے معاملات آپ کی توجہ کھینچ لیتے ہیں اور وقت کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں۔ پس فیس بک استعمال کرتے ہوئے وقت پر کڑی تنقیدی نظر رکھنی چاہیے کہیں وقت ضائع نہ ہو رہا ہو۔

☆ فیس بک پر ہمیشہ لاگ ان نہیں رہنا چاہیے بلکہ ضرورت کے وقت لاگ آن ہو کر، اپنا کام کریں اور اس کے بعد فوری طور پر خود کو فیس بک سے منقطع کر لینا چاہیے۔

☆ اگر فیس بک استعمال کرنا ہے تو باوضو اور فتنے اور شیطان سے حفاظت میں آنے والی دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ اسے استعمال کرنا چاہیے۔

☆ اگر آپ کے کسی دوست سے فیس بک پر کوئی ایسا عمل سرزد ہو جائے جو غیر مناسب ہو تو پرائیویٹ میسج کے ذریعے دلسوزی کے ساتھ اسے متوجہ کریں۔

☆ گاہے گاہے اپنا محاسبہ کرتے رہیں کہ آپ کا فیس بک استعمال شریعت و شرافت کے دائرے سے باہر تو نہیں نکلا۔اس کا ایک عمدہ نسخہ یہ ہے کہ اپنے چند فیس بک استعمال کرنے والے ہم خیال دوستوں سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی سرگرمیوں پر تنقیدی نظر رکھیں اور آپ کو آگاہی فراہم کرتے رہیں اس لیے کہ تواصی بالحق اور نصیحت باہمی کا یہی تقاضا ہے۔پھر اگر وہ آپ پر کوئی تنقید کریں تو ان کی بات کو خوشدلی سے قبول کر کے عمل کریں۔

☆☆☆

ضرورت رشتہ

☆کراچی میں رہائش پذیر رفیق تنظیم (اردو سپیکنگ) کو اپنی بیٹی، عمر 34 سال، تعلیم بی اے، امور خانہ داری میں طاق اور صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0334-2329352
021-36920581

☆بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم ایم ۔اے(عربی) کے لیے دینی مزاج کے حامل برسرروزگار ترجیحاً لاہور میں رہائش پذیر لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0302-6815007

سانحۂ ارتحال

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما مولانا ظفر احمد انصاری کے صاحبزادے ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری کا 24 اپریل 2016ء کی صبح انتقال ہو گیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسلامی جمعیت طلبہ کے تاسیسی کارکن اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے سچے عاشق اور مولانا کی علمی وفکری میراث کے امین ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری دسمبر 1932ء میں الہ آباد کے مقام پر پیدا ہوئے۔اسلامیہ کالج کراچی سے بی اے کیا اور بعد ازاں ایم اے معاشیات کر کے بحیثیت استاد اپنے کیریر کا آغاز کیا۔1950ء میں کینیڈا کی میکگل یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات میں ماسٹرز کیا اور علوم اسلامیہ بالخصوص اسلامی قانون میں تعلیم و تعلم اور تخصص کو اپنا اصل میدان بنالیا۔علوم اسلامیہ کے ہر شعبے میں نہ صرف اعلیٰ علمی وتحقیقی خدمات سرانجام دیں بلکہ دنیا کی معروف یونیورسٹیز مثلاً پرنسٹن یونیورسٹی ، شکاگو یونیورسٹی (امریکہ)، میکگل یونیورسٹی (کینیڈا)، میلبورن یونیورسٹی (آسٹریلیا)، کنگ عبد العزیز یونیورسٹی (جدہ) منرل اینڈ پٹرولیم یونیورسٹی (دہران) سعودی عرب میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔

1986ء میں ڈاکٹر انصاری اسلام آباد منتقل ہو گئے اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں پروفیسر، نائب صدر اور IRI کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔70 سالہ بھرپور علمی زندگی میں آپ کا سب سے نمایاں اور انتہائی قابل قدر کارنامہ مولانا مودودیؒ کی تفسیر تفہیم القرآن کا انگریزی ترجمہ ہے۔اس انگریزی ترجمہ میں تفہیم کے الفاظ، مفاہیم بلکہ سپرٹ کا بھی بدرجۂ اتم خیال رکھا گیا ہے۔آپ کا یہ کام نہ صرف آپ کی مولانا سے عقیدت کا اظہار ہے بلکہ انگریزی دان طبقہ کی دینی و علمی ضرورت کی سیرابی کا وافر سامان بھی ہے۔ڈاکٹر انصاری ایک باغ و بہار شخصیت کے مالک تھے۔محفلوں میں آپ رونقِ محفل ہوتے تھے اور قول و عمل کی یک رنگی کا ایک خوبصورت شاہکار تھے۔آخری چند سالوں میں آپ متنوع بیماریوں کے شکار رہے لیکن حرف شکایت کبھی زبان پر نہ آیا اور نہ ہی شگفتگی میں کوئی کمی محسوس ہونے دی۔ بلاشبہ ایسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور تادیر اپنا اثر اور نقش قلب و ذہن پر قائم رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر انصاری کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور تمام متعلقین کو ان کے مشن کی لگن اور جذبہ عطا فرمائے۔آمین

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے حلقہ جات کے زیر اہتمام

حلقہ کراچی، حیدر آباد، سکھر، حلقہ پنجاب شمالی، حلقہ پنجاب شرقی، حلقہ گوجرانوالہ، حلقہ لاہور میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

حلقہ کراچی

تراویح کے ساتھ مکمل ترجمہ و تشریح

	علاقہ	مقامات	رابطہ	مدرس
1	نارتھ / نیو کراچی	جاذبیہ لان، نزد باب الاسلام مسجد، سیکٹر B-11 نارتھ کراچی	0321-2670041	ڈاکٹر انوار علی
2	ناظم آباد	مرحبا لان، ناظم آباد نمبر 4، نزد امتیاز سپر اسٹور	0301-8295783	حافظ سید اسامہ علی
3	نارتھ ناظم آباد	ریم لان، سخی حسن چورنگی، بلاک J	0333-2741002	نوید مزمل
4	فیڈرل بی ایریا	پی پی ایم اے کلب متصل ٹیلیفون ایکسچینج، بلاک 14	0300-8217857	ابرار حسین
5	گلشن اقبال	پی آئی اے ایم (PIAM) گارڈن، نزد ایکسپو سینٹر، بلاک 16	0321-2013951	عمران چھاپڑا
6	گلزار ہجری	ایم سی سی لان، ملک سوسائٹی، نزد فاریہ چوک، اسکیم 33	0332-2560265	سید سلیم الدین
7	گلستان جوہر	ہل ٹاپ بینکویٹ ہال، گلستان جوہر، بلاک 17	0300-8206305	انجینئر عثمان علی
8	گلستان جوہر	اورینٹ لان، بلاک 11 گلستان جوہر، نزد منور چورنگی	0301-8215545	شجاع الدین شیخ
9	کورنگی نمبر 4	الحمد گارڈن، سیکٹر B-35، بالمقابل اولیس شہید پارک، زمان ٹاؤن	0323-2162163	انجینئر نعمان اختر
0	کورنگی نمبر 2½	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، مین کورنگی روڈ	0300-2725894	عاطف اسلم
1	لانڈھی	قرآن مرکز لانڈھی، پلاٹ نمبر 861، ایریا D/37، نزد رضوان سوئیٹس، بابر مارکیٹ، لانڈھی نمبر 2	0321-8720922	محمد عامر خان
2	سوسائٹی	گلستانِ انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ	0337-3159949	حافظ عمیر انور
3	بلدیہ ٹاؤن	VIP بلدیہ لان، بلدیہ ٹاؤن، سیکٹر 4/A، یوسی 4، سعید آباد۔	0345-2472721	محمد نعمان
4	شاہ فیصل	لٹل ماسٹر اسکول، گلی نمبر 1، ایم سی 50، گرین ٹاؤن شاہ فیصل، آصف آباد	0302-2272390	محمد ہاشم
5	ملیر	لالہ زار لان، سابقہ لالہ سینما، مین قائد آباد	0332-1372127	ڈاکٹر سعد اللہ
6	ملیر / ماڈل کالونی	میریٹ لان، مین جناح ایونیو، بالمقابل سیکوریٹی پرنٹنگ پریس، ملیر ہالٹ	0321-2285905	حافظ محمد وقار
7	ڈیفنس	مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، اسٹریٹ 34، خیابان راحت فیز 6	0333-3391020	راشد حسین شاہ
8	ڈیفنس	قرآن مرکز، C-10، کمرشل اسٹریٹ 13، ڈیفنس فیز 2 ایکسٹینشن	0300-2114840	ڈاکٹر محمد الیاس

خلاصہ مضامین قرآن مع تراویح

1	نارتھ ناظم آباد	مسجد عثمان، بلاک H، نزد لنڈی کوتل چورنگی		عبد الرحمٰن
2	ناظم آباد	قرآن مرکز، 1-G-4/10 ناظم آباد نمبر 1 نزد عزیزیہ مسجد	0301-8295783	سید اظہر ریاض
3	فیڈرل بی ایریا	دار السلام مسجد، بالمقابل احد پبلک اسکول، بلاک 4	0333-3409725	محمد ذیشان
4	شادمان ٹاؤن	جامع مسجد شادمان ٹاؤن، سیکٹر 14-B	0321-9259251	محمد ارشد
5	بفر زون	پلاٹ نمبر 1-D/7 سیکٹر 16-A، بفر زون نزد اسٹار CNG	0321-3761749	عطاء الرحمٰن عارف
6	سرجانی ٹاؤن	عرش بریں لان، سیکٹر 4-B	0333-2578822	جمیل احمد خان

7	گلشن اقبال	مسجد عثمان، فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم	0333-3892278	عابد علی
8	گلشن اقبال	قرآن مرکز، متین آرکیڈ، بلاک 7، نزد مسکن چورنگی	0312-5404961	وقاص مبین خان
9	گلستانِ جوہر	پرپل ایپل لان، نزد لاثانیہ ریسٹورنٹ، راشد منہاس روڈ	0322-3591971	سید محمد اویس نسیم
10	گلستان جوہر	قرآن مرکز جوہر، سالکین بسیرا، بلاک 14	0300-2510902	اسامہ عثمانی
11	گلزار ہجری	مسجد الفرقان، کراچی یونیورسٹی، ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی، سیکٹر 18-A	0323-2022399	کفیل احمد
12	اورنگی ٹاؤن	الفتح گارڈن، نزد صابری چوک ونشان حیدر، سیکٹر ½11	0333-3597645	محمد عمران
13	اورنگی ٹاؤن	نور امام میرج لان، مین قریشی مارکیٹ رئیس امروہی سیکٹر ½11	0333-6492956	سید فاروق احمد
14	گلشن معمار	ریفلیکشن لان، FL-1&2، سیکٹر V-I	0331-6262623	مفتی اویس پاشا قرنی
15	گلشن معمار	مسجد قباء، سیکٹر U، نزد ریفلیکشن لان	0332-8268880	طارق امیر پیرزادہ
16	پی ای سی ایچ ایس	ماسٹر سوسائٹی موٹرز، بالمقابل آوانٹی ٹیرس، علامہ اقبال روڈ بلاک 2	0321-2633000	عبید احمد
17	ڈیفنس/قیوم آباد	ریڈیسن میرج لان، ڈیفنس فیز 1، ایکسٹینشن، KPT انٹرچینج نزد امتیاز سپر مارکیٹ	0300-2321278	نعمان آفتاب
18	ملیر	مسجد عائشہ گلشن یوسف، انور بلوچ ہوٹل، بالمقابل ڈیلکس بیٹری	0314-9975711	عزیز ظفر صدیقی
19	ملیر	سیفی برادران، غوثیہ مارکیٹ، ملیر کالا بورڈ	0314-9975711	یونس واجد
20	کلفٹن	سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر، تین تلوار، مین کلفٹن روڈ	0300-2555155	انجینئر فیصل منظور

حلقہ حیدر آباد

دورۂ ترجمہ قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد جامع القرآن، گلشن سحر وادھو واہ بائے پاس، حیدر آباد	شفیع محمد لاکھو	03332608043
قرآن مرکز قاسم آباد، بالمقابل سندھ بینک مین روڈ قاسم آباد	عبدالحکیم دایو	03332779769
دی انٹلیکچوئل سکول، سندھ یونیورسٹی، کالونی فیز 1، جام شورو	نذیر احمد قریشی	03009373350
قرآن مرکز لطیف آباد، بنگلہ نمبر: بی 176-، بلاک سی، یونٹ نمبر 2، لطیف آباد	سعد عبداللہ زبیر احمد	03453570470
تنظیم سٹی آفس، قرآن مرکز بلمقابل گیس آفس، ہیرا آباد، حیدر آباد	فاروق ناغڑ	03332651197
قرآن اکیڈمی ٹنڈو آدم، فیصل فلور مل روڈ، جوہر آباد، ٹنڈو آدم	غازی محمد دین میو	03023228040

حلقہ پنجاب پوٹھوہار

مکمل دورۂ ترجمہ القرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد العابد وارڈ نمبر 7، حیات سر روڈ گوجر خان	راجہ احمد بلال (ایڈووکیٹ)	0333-5238591

کچھی مسجد، جاتلاں	ظفر اقبال	0346-7944037
مسجد القدس، تتر ال، چکوال	شہزاد بٹ	0333-5918090

خلاصۂ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
کشمیر اسلامک سینٹر، میرپور	افتخار احمد	0345-5806450

سکھر

خلاصۂ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مرکز تنظیم اسلامی 3B پروفیسر ہاؤسنگ سوسائٹی شکار پور روڈ سکھر	حافظ ثناء اللہ گبول	071-5807281
گاؤں شاہ پنجو ضلع دادو	محمد صادق سومرو	0345-5455100
مسجد IBA ائیر پورٹ روڈ سکھر	حافظ خالد شفیع	0302-3137718

حلقہ پنجاب شمالی

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین قران

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
ڈاکٹر آصف قرآن کمپلیکس قدیر روڈ کھنہ پل راولپنڈی	انجینئر عمیر نواز خان	**0334-8515715**
راج محل شادی ہال نزد راجہ سی این جی گری روڈ راولپنڈی	علاؤالدین خان	0332-5776642
المعراج گولڈن شادی ہال نزد کمیٹی چوک راولپنڈی	حافظ انجینئر عزیز الحق	0321-5006192

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
ایلفا بینکوئٹ ہال، بحریہ ٹاؤن فیز7 (نزد گارڈن سٹی گیٹ) راولپنڈی ☆	عادل یامین	0336-2266776
نور بینکوئٹ ہال، ریج روڈ راولپنڈی کینٹ ☆	شفاء اللہ خان	0333-5127663
زین میرج اینڈ پارٹی ہال، خیابان سرسید سیکٹر3 راولپنڈی ☆	محمد نعمان	0300-5545542
فاز پیلس شادی ہال، بالمقابل منور کالونی مین اڈیالہ روڈ راولپنڈی ☆	نعمان واجد	0321-5159579
قرآن اکیڈمی، گلزار قائد نزد الائیڈ بینک ائیر پورٹ روڈ راولپنڈی	جاوید احمد قریشی	0300-9566419
مدنی مسجد، سٹریٹ 6 سیکٹر 3 ائیر پورٹ ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی ☆	محسنین علی	0300-9566419
کرسٹل ہال رائل سن ہوٹل جی ٹی روڈ ٹیکسلا	مسعود احمد	0300-5369827
بیس کالج نزد بیریئر نمبر 3 جی ٹی روڈ واہ کینٹ ☆	ظفر اقبال	0300-5369827
الہدیٰ مسجد گلی نمبر 24 اے پیپلز کالونی راولپنڈی	جواد رضا	0333-5127663
ویڈنگ پیلس شادی ہال چونگی نمبر 8 بندھکنہ روڈ صادق آباد، راولپنڈی ☆	عبدالرؤف	0333-5374523
زیب میرج ہال، ہائی کورٹ روڈ سکیم 3 راولپنڈی ☆	اشتیاق حسین	0336-2266776
مسجد طیبہ نیو لالہ زار (خلاصہ)	عثمان خاور	0301-8506647

حلقہ پنجاب شرقی

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد الفاطمہ گلشن حشمت کالونی ہارون آباد (دورہ)	محمد منیر احمد	0333-6314487
جامع مسجد جامع القرآن وسنت، گلی نمبر 22 فاروق آباد کالونی بہاولنگر (خلاصہ)	پروفیسر محمود اسلم	0334-7021230
مسجد جامع القرآن، رحمان گارڈن ٹاؤن فورٹ عباس (خلاصہ)	حافظ فرخ ضیاء	0300-7232845
پیپلز کالونی مسجد، ہارون آباد (خلاصہ)	قاری محمد ندیم	0334-5319234
فقیر والی (خلاصہ)	حافظ رانا ابوبکر	0302-6466560
جامع مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی مروٹ (خلاصہ)	مولانا سید عبدالوہاب شاہ شیرازی	0302-6383712

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
ابراہیم آرتھوپیڈک سنٹر عقب مشن ہسپتال ساہیوال (خلاصہ)	عبداللہ سلیم	0300-9699321
مسجد ابوایوب انصاری، چشتیاں (دورہ)	محمد امین نوشاہی	0336-7103377
مسجد ابوایوب انصاری، چشتیاں (خلاصہ)	محمد امین نوشاہی (بعد نماز فجر)	0336-7103377
دارارقم سکول ایم بلاک عارفوالا (خلاصہ)	بذریعہ ویڈیو	0300-0971784

حلقہ گوجرانوالہ

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد نمرہ، مرکز تنظیم اسلامی سوئی گیس لنک روڈ، گوجرانوالہ	شاہد رضا	0300-7446250
مسجد احیائے دین، مدثر شہید روڈ، مرکز تنظیم اسلامی، سیالکوٹ کینٹ	حافظ نعیم صفدر بھٹہ	0321-6171929
مسجد ظہور الٰہی، کھوکھر ٹاؤن، سیالکوٹ	محمد شویل	0321-7791832
مسجد تقویٰ، مرکز تنظیم اسلامی، جالپور روڈ، نزد پولیس چوکی سول لائن، گجرات	نادر عزیز	0333-8443074
مسجد رضائے حبیب، لنک جناح روڈ، گجرات	حافظ زین العابدین	0333-8414625
محلہ اچھر کے، شادیوال، گجرات	وسیم عباس	0301-6200431
مسجد نور، جیل چوک، گجرات (خلاصہ)	عرفان قیصر	0333-49096201
مسجد ابوہریرہؓ، نزد سیشن کورٹ، گجرات (خلاصہ)	حافظ محمد بلال ثاقب	0331-5388750

حلقہ لاہور غربی

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد بنت کعبہ، 866-N پونچھ روڈ سمن آباد لاہور ☆	مولانا رحمت اللہ بٹر	0300-4289917
مسجد قرآن اکیڈمی، 36-K ماڈل ٹاؤن لاہور ☆	ڈاکٹر عارف رشید	042-35869501-3
مریم شادی ہال۔ مین بلیوارڈ سبزہ زار سکیم نزد شاہ فرید چوک لاہور ☆	عبدالمہیمن ہادی	0334-4162499
ٹوپاز ایونٹ کمپلیکس، 265R فیز2، جوہر ٹاؤن لاہور ☆	مومن محمود	03144118221 0300-8435160
دارالتقویٰ مارکی، 31 جہلم بلاک بالمقابل پانی والی ٹینکی، گرین فورٹس فیز II کینال روڈ لاہور ☆	حافظ عاطف وحید	0322-4844480 0322-4388933
پرائم میرج ہال، کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور ☆	حافظ زبیر احمد	0300-8415596
مسجد خدیجۃ الکبریٰ، شیخوپورہ (خلاصہ)	قیصر جمال فیاضی	0313-4954606

☆ = ان مقامات پر خواتین کی شرکت کا بھی انتظام ہے۔

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

یونیورسٹی انتظامیہ کو اپنے معروضی حالات میں یہ فیصلہ لینا پڑا۔ جس طرح جوڑا بنا کر بیٹھنا کسی کا حق ہے اسی طرح اگر کوئی جوڑا بنا کر نہیں بیٹھنا چاہتا تو اس کو بھی یہ حق ملنا چاہیے۔ کسی پر زبردستی نہیں ہونی چاہیے اور یقیناً انتظامیہ نے کوئی فیصلہ لیا ہے تو اس کی بنیاد میں طلبہ کا feed back شامل ہوگا۔ پرائیویٹ یونیورسٹی طلبہ کے فیڈ بیک کے بغیر ایک قدم آگے نہیں اُٹھاتی۔ ہم اس پر یقین کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ یونیورسٹی کے طلبہ نے ایسا مطالبہ کیا ہوگا۔

سوال: رضوان رضی صاحب! انہوں نے اس نوٹس میں باقاعدہ لکھا ہے کہ ہمیں والدین کی شکایات آئی ہیں جس پر ہم ایسا ایکشن لینے پر مجبور ہوئے ہیں؟

رضوان رضی: بالکل والدین اپنے بچوں کو وہاں پڑھنے کے لیے بھیجتے ہیں کوئی جوڑے بنانے کے لیے تو نہیں بھیجتے۔ اور یقیناً جب والدین تک ایسی شکایات پہنچی ہوں گی تو انہوں نے انتظامیہ سے رابطہ کیا ہوگا۔ اب ہو یہ رہا ہے کہ پاکستان میں تنگ اور گھٹیا ذہن کی ''جولابی'' موجود ہے وہ اس کو میڈیا ٹرائل کی صورت میں لے رہی ہے اور کہتی ہے کہ دیکھیں جی اس اقدام سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان میں آزادیاں سلب کی جارہی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یونیورسٹی کی حدود میں لڑکے اور لڑکی کے اکٹھے بیٹھنے سے اگر کسی کے جذبات مجروح ہوتے ہیں تو انتظامیہ کو اس کا سدباب کرنا چاہیے۔ ہمیں اس کے ایسے میڈیا ٹرائل کو discourage کرنا چاہیے۔

سوال: میڈیا نے اس کو ایسے منفی انداز میں پیش کیا ہے کہ یہ انسانی حقوق کی بہت بڑی خلاف ورزی ہے۔ میڈیا کے اس stance کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

رضوان رضی: اصل میں میڈیا پر ایک مخصوص ذہن کا قبضہ ہے اور وہ ذہن پاکستان کی روایات کا، پاکستان کی معاشرتی اقدار کا ہر وقت مذاق اُڑانے پر تلا رہتا ہے۔ اس ذہن کی لبرلز کی بھی مخصوص definitions ہیں جو کہ کہیں بھی مستعمل نہیں ہیں اور وہ پاکستان میں اسلام آباد اور لاہور کے چند این جی اوز کے دفاتر میں گھڑی گئی ہیں اور پاکستان کے اندر اس کو پھیلانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ میں تو انہیں لبرل کیا انسان بھی نہیں مانتا کہ جس طرح یہ اپنے گندے خیالات ڈھٹائی کے ساتھ دوسروں پر مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ تو شاید انسانیت کی صف میں بھی شامل ہونے والے لوگ نہیں ہیں۔ بہرحال یہ سرگودھا یونیورسٹی کا ایک ایسا قدم ہے کہ جس کی تعریف ہونی چاہیے نہ کہ اس کا میڈیا ٹرائل شروع کر دیا جائے۔

سوال: ایوب بیگ صاحب! اس ایشو پر آپ کا کیا تبصرہ ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: انتہائی افسوسناک بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسے اقدام کو خبر بنا دیا گیا ہے۔ یہ تو پاکستان جیسے نظریاتی ملک میں طے شدہ بات ہونی چاہیے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی فلاحی ریاست، وہ ملک جو اسلام کے نام پر لیا گیا ہو اس میں ایسا اقدام خبر نہ کہلا سکے۔ یہ انسانی حقوق کے نام پر انتہائی غیر انسانی باتیں ہیں، غیر اخلاقی باتیں ہیں جو بالآخر انسان کو غیر اخلاقی اقدار کی طرف لے جاتی ہیں۔ اصل میں مغرب ہو یا ہمارا سیکولر طبقہ ان کا لیڈر فرائیڈ ہے جو در اصل فراڈ ہے۔

☆☆☆

دعائے صحت کی اپیل

☆ ملتان، ممتاز آباد کے رفیق ڈاکٹر کلیم اللہ خان کی بھابھی شدید بیمار ہیں

☆ ملتان، ممتاز آباد کے رفیق شہزاد احمد صدیقی کی ہمشیرہ قومے کی حالت میں ہیں

اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء واحباب سے بھی دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ لاہور غربی کے ناظم بیت المال محمد بن عبدالرشید رحمانی کی اہلیہ وفات پاگئیں

☆ حلقہ کراچی جنوبی، ڈیفنس کے رفیق منصور چاندنہ کی والدہ وفات پاگئیں

اللہ تعالیٰ مرحومات کی مغفرت فرمائے، اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمَا وَارْحَمْھُمَا وَاَدْخِلْھُمَا
فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمَا حِسَابًا یَّسِیْرًا

MULTICAL-1000
Calcium + Vitamin C & B12 + Folic Acid (Sachets)
STAY STRONG WITH
XTRA CALCIUM
1000mg
MULTICAL-1000 CONTAINS
XTRA CALCIUM
Takes you away from
Malaise & Fatigue
Tasty & Tangy
MULTICAL-1000
Sweetened with Aspartame
Aspartame is safe & FDA approved low calaroies sweetner
PHARMA
NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan
Email: info@nabiqasim.com website: www.nabiqasim.com UAN 111-742-762
your Health our Devotion